بہر حال خداتعالےٰ کے فضل سے یہ جلسہ تبلیغ نہایت کامیابی سے ختم ہوا اور آیندہ بہترین امیدیں ہیں۔

میں ختم کرتے ہوئے جماعت میرٹھ کی ہمت اور سعی کے اظہار کا اپنے دل میں جوش پاتا ہوں خصوصاً سید شیخ عبدالرشید صاحب سکرٹری انجمن مذکور نے نہایت ہمت سے تنہا اس کام کو سرانجام دیا کیونکہ انتظامی کام انہیں کے سپرد تہا۔ وہ انکی نہایت دور اندیش معاملہ فہم اور نکتہ رس طبیعت کا پتہ دیتی ہے۔ وہ تھکے نہیں اور گھبرائے نہیں۔ جلسہ کے ایام میں وہ اسلامی لیکچر گاہ ہی میں رہے، جہاں ہم اترے ہوئے تھے۔ اور پھر نہایت کفایت شعاری سے ہر کام کو کرتے رہے۔ باوجود پیرانہ سالی کے اگر انہیں ضرورتاً شہر جانا پڑا ہے۔ تو بعض وقت دو دو تین تین میل پیدل گئے اور انہوں نے گوارا نہیں کیا۔ کہ قومی فنڈ پر بوجھ ڈالا جاوے بہر حال انہوں نے نہایت اخلاص اور محبت اور جوش سے اس کام کو کیا ہے۔

دوسری جماعتوں کے سکرٹری کے لئے یہ نظیر قابل تقلید ہے۔ بالآخر دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ ایسی روح پیدا کر دے کہ ہمارے امام کی دعائیں ہمارے حق میں قبولیت کے آثار پیدا کریں۔ اور ہم تبلیغ و اشاعت دین کے لئے ایک خاص جوش اور دل لیکر اٹھیں۔

اعلان و اعتذار

اخبار الحکم کی پچھلی اشاعت میں اعلان کر دیا گیا تہا۔ کہ قادیاں میں پلیگ کیوجہ سے ممکن ہے کہ آئندہ اخبار وقت پر نکل سکے۔ پلیگ کا حملہ اس کے بعد شدید ہو گیا۔ الحکم کے پریس مین کی بیوی اور بہاوج یکے بعد دیگرے فوت ہو گئیں کاتب اپنے باپ کا تار آجانے کیوجہ سے چلا گیا۔ اور انکے ساتھ ہی ربیع کی کٹائی شروع ہو گئی پہلے ہی ... میں مزدوروں کا رہا ... کیونکہ سلسلہ امیر کے شروع ہو جانے ... تیرہ چودہ سال تک کے بچے بھی وہاں کام کرنے چلے گئے ہیں۔ اور فصل کی کٹائی نے اور بھی اپنا اثر کیا یہانتک کہ دوگنی تنخواہ پر بھی ان ایام میں آدمیوں کا ملنا محال ہو گیا۔ اخبار کسی دوسرے شہر میں بوجہ جدید ڈیکلریشن کے چھپ نہیں سکتا تہا۔ اس لئے نہایت مشکل سے یہ پرچہ شائع ہوا ہے۔ اور اس کا اثر صرف الحکم تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ معاصر ہم عصر بدر کو بھی اسی قسم کی معذرت کرنی پڑی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ سرپرستان الحکم اس تعویق کو ہمارے اختیار سے باہر خارجی اثر کے نیچے یقین کریں گے۔ ایڈیٹر۔

معزز ہمعصر نور کی معذرت

میرے مکرم بہائی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کو یکایک بنگہ ضلع جالندھر مع مکرمی ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب و میاں علادین صاحب فلاسفر مشہور منہ پھٹ یوگیندر پال آریہ کے مقابلہ کے لئے جانا پڑا۔ وہاں اس مضمون نے جو کام کیا اور جسطرح پر اسلام کی فتح ہوئی۔ اور یوگیندر پال جیسے بدگو کو شرمندہ ہونا پڑا یہ ساری حقیقت پھر انشاء اللہ شائع کی جاویگی۔ سردست مجھے برادرم محمد یوسف نے مطلع کیا ہے۔ کہ میں ظاہر کر دوں کہ ۱۵ اپریل ۱۹۱۰ء کا پرچہ اسی سفر کی وجہ سے وہ وقت پر شائع نہیں کر سکے بلکہ کچھ دیر سے شائع ہوا۔ جہاں دوسرے اخبارات اس عرصہ میں شائع نہیں ہو سکے وہاں نور کا بدیر شائع ہو جانا بھی قابل قدر ہے۔ بہر حال نور کے بدیر شائع ہونے کا یہ باعث ہے۔

قادیان میں پلیگ اور دارالامان

اس مرتبہ پھر قادیاں پر پلیگ کا حملہ ہوا مارچ کے دوسرے ہی ہفتہ بعض کیس ہو گئے تھے اس پر بعض احباب کو خیال ہوا کہ ایسی حالت میں جبکہ یہاں پلیگ کی وارداتیں ہونے لگی ہیں۔ ایسا اجتماع جس میں ہزاروں آدمی جمع ہونگے شاید مناسب نہ ہو مگر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ کا التوا روا نہ رکھا۔ اور اسباب کے پہلو سے اتنا فرما دیا کہ شہر میں ہمارے مہمان زنجیر پر نہ سوئیں۔ اور رات کو وہ باہر مدرسہ کی زمین میں رہیں۔ اور اصل علاج کو اپنے ہاتھ میں لیا یعنی دعا کا وعدہ فرمایا۔

ما خدا ترس حقایق سے نا آشنا اور دعاؤں کے منکران باتوں کو خوش اعتقادی کا نتیجہ قرار دیں گے مگر ہم نے تو اس واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور قبولیت دعا کے ایک دو نہیں سینکڑوں اور ہزاروں نشان بلا مبالغہ دیکھے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارے لئے یہ نرالی بات نہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو اللہ تعالےٰ نے سنا اور یہ نہایت ہی شکر کی بات ہے کہ ہزاروں انسانوں کے مجمع میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل کا کرشمہ دکھایا۔ جلسہ کے ایام میں کوئی واردات نہیں ہوئی۔ اور جلسہ کے بعد شہر میں اور وارداتیں ہونی شروع ہو گئیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے راستباز بندے اور مسیح موعود کے نام سے آنے والے امام کی جماعت پر فضل اور سلامتی کے فرشتوں کو نازل فرمایا۔ اور مہاجرین میں صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی کی وفات کا واقعہ ہوا۔ قادیاں کے باشندوں میں سے جو احمدی ہیں انہیں بھی دو تین سے زیادہ وارداتیں نہیں ہوئیں۔ یہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل کا نشان اور ہمارے موجودہ امام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ پس عام احباب اور جماعت کی اطلاع کے لئے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے۔ کہ خداتعالےٰ نے اپنے فضل سے دارالامان میں ہر طرح سے اپنی رحمت اور غریب نوازی کی تجلی فرمائی ہے۔ ہمارا امام اور اس کی جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل کے نیچے اس کی حمد کر رہی ہے۔

واللہ الحمد ظاہراً و باطناً اولاً و آخراً

بنگہ میں رخصتی جلسہ

بنگہ ضلع جالندھر سے منشی رحمت اللہ سکنڈ ماسٹر مڈل سکول بنگہ ایک مراسلت کے ذریعہ وہاں کے سب ہیڈ ماسٹر بابو عبدالعزیز صاحب کے رخصتی جلسہ کی پروسیڈنگ بھیجے ہیں۔ کہ وہاں کے ہندو مسلمانوں نے ملکر بابو صاحب موصوف کے ترقی پر جانے کیوجہ سے تبادلہ ہونے پر انکی خوبیوں کا اعتراف کیا مولوی عبدالعزیز صاحب نے تقریر کی جسکی تائید ایک روشن خیال ہندو پلیڈر نے جو جلسہ کے میر مجلس تھے کی میری دانست میں ایسے با اخلاق اہلکاروں کی خدمات کا اعتراف عمدہ بات ہے۔ اور انسانی شکر گذاری کے فرض کے نیچے ہے۔ میں بنگہ کے باشندوں کو ان کے

اس اظہار شکر گذاری کے خیالات پر مبارکباد دیتا ہوں اور بابو عبد العزیز صاحب کو بھی کہ انہوں نے اپنے اخلاق سے ہندو و مسلمانوں کو خوش رکھا۔

قابل افسوس اور قابل غور نتیجہ

میں نے نہایت افسوس کے ساتھ اس خبر کو پڑھا ہے کہ امسال پنجاب کے امتحان انٹرنس میں اسلامی سکولوں سے صرف ۰ مسلمان پاس ہوئے۔ اور کل کامیاب طلباء کی نسبت ۲۶ فیصدی ہے۔ اس پر اخبار ہندوستان نے جو ریمارک کیا ہے۔ میں اس کے ساتھ بالکل متفق ہوں کہ سرکاری دفتروں میں لکھے پڑھے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ نہ جاہلوں کی۔ مسلمان اگر حقوق کی مساوات چاہتے ہیں۔ (اور ایسا چاہنا ان کے لئے قدرتی بات ہے۔ اور ان کا حق ہے) تو اس کے ساتھ تعلیم میں ترقی کرنا ضروری ہے۔ اور مسلمان لیڈر جو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں یہ اہم سوال ... کہ مسلمان ... اس قدر ناکام رہنے کی وجہ کیا ہے۔ وجہ کہ ملک میں اسلامی سکول جاری ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ پھر بھی مسلمان طلباء کی تعداد میں اس قدر کمی نہایت غور طلب امر ہے اگرچہ یہ شبہ کرنے کی گنجائش ہے کہ ہندو ممتحن مسلمانوں کے ساتھ شاید خاص سختی کا استعمال کرتے ہوں گے پھر بھی طلباء کی نمو میں کمی مزید قابل افسوس ہے۔ سخت ضرورت ہے۔ اس امر کی کہ مسلمانوں میں تعلیم کو ترقی کرنے کی تجاویز پر کوئی غور کیا جاوے۔

قدرت ثانیہ اور اسکے مظاہر

حضرت مسیح موعود مغفور نے اپنی کتاب الوصیت میں قدرت ثانیہ کے لئے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر ایک خبر شائع کی تھی کہ حضرت کے وصال کے بعد اپنے وقت پر قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا۔ قدرت ثانیہ کی تجلیات ایک زبردست قدرت ہوگی۔ اور اس کے ظہور کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قوت و قدرت کے عجیب عجیب انکشافات ہوں گے چونکہ یہ عظیم الشان وعدہ اس قوم کو جو احمدی کہلاتی ہے۔ حضرت کے پاک اور مطہر زبانی اور قلم کے ذریعہ سے ......

دیا گیا ہے۔ اس لئے بالطبع ہر شخص اس کے ظہور کا مشتاق اور آرزو مند ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض اوقات اس قدر کی پیش گوئیاں ایک ابتلا کا موجب ہوتی ہیں۔ اور اخبار نویس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی قوم کو ان امور سے جو ان کی نظر میں ٹھوکر کے پتھر ہو سکتے ہوں آگاہ کرنے کی کوشش کرے اور ان باتوں کی طرف جو ہر قسم کی ترقی کیلئے مینار روشنی ہوں۔ ہدایت کرے اس لئے میں اس مضمون پر وقتاً فوقتاً قوم کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا سلسلہ ایسا سلسلہ ہے۔ کہ اس کی تعداد کم و بیش ہر فطرت انسان میں موجود ہے۔ اس لئے کہ بدوں اس کے وہ نبوت کے ماننے کے لئے مکلف نہیں ہو سکتی لیکن مکالمات اور مخاطبات کے متعلق حضرت مسیح موعود مغفور نے حقیقۃ الوحی میں جو کچھ لکھدیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہمارے وہ دوست جو اللہ تعالیٰ سے اس تعلق اور فیض کو پانے کی خواہش مد نظر رکھیں۔ ... جو حضرت مسیح موعود مغفور کی آخری زبان اور تحریر کو قریباً پندرہ سال سے دیکھا ہے اور شائع کرنے ... کلام سے بہرہ اندوز ہوں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت نے مکالمات اور مجرد الہامات کو کبھی وقعت نہیں دی بلکہ آپ ہمیشہ اس تعلق کی قدر کرتے جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے ہونا چاہئے جس کے بعد عبودیت حقیقی کے جوہر عیاں ہوتے ہیں بعض دوستوں نے بالکرم اور نفل دوستوں نے کبھی خواہش ظاہر کی کہ ہمیں بھی یہ سلسلہ جاری ہو جاوے تو آپ نے ان کے اس استدعا کی قدر نہیں کی ... سے کوئی اعلیٰ مقصد انسانی خلق کا نہیں سمجھا اس قسم کے واقعات الحکم میں شائع ہو چکے ہیں۔ پھر الہامات کی بنا پر بعض لوگوں کو جو مشکلات اور ابتلا پیش آئے انکی نظیر میں بھی ہمارے دوستوں کو یاد ہیں۔ عبد الحکیم اور چراغدین کے الہامات کا کیا حشر ہوا؟ بہرحال انسانی تخلیق کی غرض یہ نہیں کہ اسے الہامات ہونے لگیں۔ بلکہ یہ کہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا تزکیہ نفس حاصل کر کے مقام صدق پر ہو کر اسلمت لرب العالمین

لکھ سکے۔ میری غرض اس وقت یہ ہے کہ سو لوگ بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جنکو الہامات کا دعویٰ ہے۔ اور میں کم از کم ان پر حسن ظن کرنے کے یہ کہنے کا حق حاصل نہیں کہ انہیں مفتری کہوں مگر یہ پکی بات ہے۔ وہ اس معاملہ میں ہمارے لئے فقرات حضرت مسیح موعود مغفور کی کتاب حقیقۃ الوحی ہے۔

پس یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہر شخص کے الہامات اور مکالمات کی بنا پر ہم کسی ایسے امر کے ماننے کے لئے مکلف نہیں ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے مامور کے خلاف ہو۔ قدرت ثانیہ کے متعلق جھگڑے ہیں۔ بعض لوگ دعویٰ کریں کہ ہم قدرت ثانیہ ہیں ... ہو سکتا ہے۔ کہ بعض سادہ طبع لوگ جو عجائب پسند ہوں فوراً ماننے کو بھی طیار ہوں۔ مگر میرے دوستو! اس سے پیشتر کہ قدرت ثانیہ کے متعلق کسی کا دعویٰ سنو اور اس پر غور کرنے کی تکلیف اٹھاؤ تو حضرت کی الوصیت کے ان الفاظ کو پڑھو۔ جو قدرت ثانیہ کے متعلق الوصیت میں ہیں۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے
رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم
قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود
ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔
تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر
دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین
کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں
لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل
ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا
قادر خدا ہے"

یہ وہ وعدہ ہے۔ جو قدرت ثانیہ کے متعلق کیا گیا ہے اس میں پہلی بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے۔ کہ حضرت کے بعد اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ یہ فقرہ قدرت ثانیہ کے نزول اور ظہور سے پہلے کسی ٹھوکر کے پتھر سے بچنے کے لئے نوری شمع ہے۔ جب تک بعض (جو کم از کم ایک سے زیادہ پر دلالت کرتا ہے) اس قدرت ثانیہ کے مظہر نہ ہولیں وہ قدرت ثانیہ نازل نہیں ہوگی۔ اس لئے اگر ایسے مظاہر

[illegible]

کفارہ

میرے محترم بھائی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے گذشتہ

ں اسلامی لیکچروں کے سلسلہ میں جو مسیحی لیکچروں
ے جواب میں دیئے گئے تھے مسئلہ کفارہ پر ایک
تھا۔ اس لیکچر میں عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کی
نقلی اور نقلی اور عقلی دلائل سے کی ہے۔ اور نجات
بنا کر ثابت کیا ہے کہ حقیقی نجات حضرت
ہی میں مل سکتی ہے۔ یہ لیکچر نہایت سلیس
عبارت میں لکھا گیا ہے۔ اس کا طرز بیان نہایت
ر موثر ہونے کے علاوہ [illegible]
اندر رکھتا ہے۔ اس قسم کے رسالے ہزاروں کی
میں مفت شائع ہونے چاہئیں حضرت خلیفۃ
یح سلمہ اللہ تعالیٰ نے کی پسندیدگی کے بعد میری [illegible]
یت کا محتاج نہیں۔ ۲؍ قیمت پر دفتر بدر قادیان
مل سکتا ہے مفت تقسیم کرنے والوں کے لئے فی
۲؍ روپے ہے۔

[illegible] العجب جلد اول

[illegible]

[illegible]

یہ کتاب حال ہی میں مولوی محمد فضل صاحب چنگوی
نے تالیف کی ہے۔ اس کا مضمون اس کے نام
سے ظاہر ہے۔ کتاب مذکور میں کتاب الطہارت و
کتاب الصلوٰۃ و کتاب الزکوٰۃ کے جملہ مسائل کے حقائق
و معارف کو بیان کیا ہے۔ لائق مصنف کی یہ خدمت
نہایت قابل قدر ہے۔ یہ کتاب مولوی محمد فضل
صاحب سے بمقام ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجرخان
سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے۔ اس کتاب کی
خریداری سے مولف کو اسی سلسلہ میں دوسری جلد
شائع کرنے کے قابل بنانے کی کوشش کرنا ہے
اس لئے میں سفارش کرتا ہوں کہ یہ کتاب کم از کم ہر شخص
کو پڑھنی چاہئے۔

سوانح عمری بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ سوانح عمری میرے مکرم بھائی ماسٹر محمد یوسف صاحب
ایڈیٹر نور نے میری ہی تحریک پر لکھی ہے۔ اس میں
بابا نانک صاحب کے حالات زندگی کو نہایت خوبی
اور قابلیت سے جمع کیا گیا ہے۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب
سکھ نو مسلم ہیں اور انہوں نے سکھ ازم کے مقدس لٹریچر
کو خوب غور سے پڑھنے کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔
انکے قلم میں ایک خاص خوبی اور انکے طرز بیان میں
ایک جدت ہوا کرتی ہے۔ یہ سوانح عمری ایک
مضمون نہیں ہی بلکہ انہوں نے ایک دلچسپ
کتاب بنانے میں پوری کوشش کی ہے۔ اس کتاب
کو سکھوں میں مفت تقسیم کرنا ضروری ہے۔ اس لئے
اگر احباب توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ کتاب
کی قیمت ۸؍ ہے [illegible]
[illegible] ماسٹر صاحب [illegible]
سوانح عمریوں کا ایک سلسلہ شائع کرنے کا ارادہ
رکھتے ہیں۔ ان کو اس قابل بنانے کے لئے اس
کتاب کی اشاعت کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

مکتوبات مولانا محمد یعقوب صاحب

اس نام کا ایک مجموعہ مطبع احمدی

علی گڑھ کا چھپا ہوا حکیم امیر احمد صاحب عشرتی صدیقی
نانوتوی مقیم علی گڑھ نے شائع کیا ہے۔ مولانا محمد
یعقوب چشتی صابری مدرسہ عربیہ دیوبند کے اول مدرس
تھے۔ اس میں ان کے مکتوبات ہیں جن میں طریقہ
اشغال و ادیہ صابریہ چشتیہ مع مسائل شرعیہ وغیرہ
درج ہیں۔ قیمت ۴؍ علاوہ محصولڈاک ہے تصوف
کے شائقین انہیں ضرور پڑھیں۔ مولف سے علیگڈھ کے
پتہ سے مل سکتی ہے۔

اطلاع۔ میری تیار کردہ سرمہ عجیب کے مفید عام
ہونے میں اگر کسی کو کچھ شک ہو تو پہلے ازخود نمونہ منگا
آزما کر پھر وی پی کی درخواست کریں قیمت فی تولہ عہ؍
راقم محمد یمین احمدی از [illegible] مانسہرہ ضلع ہزارہ

دیسی کلنڈر

سنہ ۱۹۱۱ء مرتبہ نیاز علی خاں امرتسر۔ اکثر شرفاء
کے مکانوں میں انگریزی کلنڈر سامنے لٹکے رہتے ہیں۔
جن سے ہر مہینہ کی تاریخوں۔ دنوں تعطیلوں وغیرہ کا
پتہ لگتا رہتا ہے۔ اسی غرض سے یہ دیسی کلنڈر شائع
کیا گیا ہے جس میں نہ صرف انگریزی بلکہ عربی ہندی کی
ہندی قمری مہینوں کی تاریخیں وغیرہ درج ہیں ۲؍ مرتبہ
قادیان دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

ملاکابید کی چھڑی

محمد یار اینڈ سنز مالکان سٹی سپورٹس ورکس

سیالکوٹ شہر نے دفتر الحکم میں ملاکابید کی ایک خوبصورت
چھڑی جس پر چاندی کی منقش شام چڑھی ہوئی ہے۔
ریویو کے لئے بھیجی ہے۔
[illegible] کی عمدگی کی دلیل کارخانہ کی [illegible] گارنٹی ہے۔
جو [illegible] سال کے لئے دیتا ہے کہ اگر اس کی شام
کی چاندی [illegible] جاوے تو وہ ذمہ وار ہے۔ کارخانہ
[illegible] ورزشی سامان بھی تیار کئے جاتے
ہیں۔ میری دانست میں مسلمانوں میں تجارت کی روح
پیدا کرنے کے لئے ایسے کارخانوں کی ہمت افزائی کرنی
چاہئے۔ ہاتھ میں چھڑی رکھنی سنت انبیاء ہے جب کہ
تھوڑی قیمت پر مضبوط اور خوبصورت چھڑیاں مل سکیں
لوگوں کو کارخانہ کا حوصلہ بڑھایا جانا چاہئے قیمتوں کی مفصل
فہرست کے لئے مندرجہ صدر کارخانہ سے درخواست
کی جاوے۔

میلہ نوچندی میرٹھ پر تبلیغ

انجمن احمدیہ میرٹھ کے قابل اور پرجوش سکرٹری شیخ
عبدالرشید صاحب نے امسال میرٹھ کے مشہور میلہ
نوچندی پر تبلیغ کی تحریک کی اور میرٹھ کی جماعت کے
سرگرم اور مخلص ممبروں کی تائید اور سعی سے میلہ میں ایسی
جگہ پر اسلامی لیکچر گاہ خدا کے فضل سے تجویز ہوا۔ جو

نہایت بارونق اور عمدہ جگہ تھی۔

اس موقعہ پر جماعت میرٹھ کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو قادیان سے اور جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو اور جناب مولوی غلام رسول صاحب کو لاہور سے شریک جلسہ ہونے کے لئے اجازت دی دہلی سے جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق شامل ہوئے۔ میر صاحب پہلے سے ہی وہاں پہونچ گئے تھے۔ میر صاحب کو خدا تعالیٰ نے آریوں کی چالوں سے ایسا باخبر کر دیا ہے اور آریہ سماج کے ساتھ مناظرہ و مباحثہ کرنے کا ایک خاص طرز بخشا ہے۔

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ میرٹھ نے مندرجہ ذیل اشتہار کثرت سے چھپوا کر شائع کر دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آریہ سماج اور اسلام

اے حضرات اہل اسلام آپ کو کچھ خبر بھی ہے کہ آریہ سماج نے آپ کے پیشوا سردار انبیاء خاتم المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک پر کسقدر بدزبانی اور گندہ دہنی سے حملے شروع کر رکھے ہیں۔ اور کسقدر توہین مذہب اسلام و کتاب اسلام و خدائے اسلام کی کرتے رہتے ہیں جس کے سننے اور دیکھنے سے ایک سچے مسلمان کا دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اور پھر ان ناپاک کارروائیوں کا انتہا نہیں بلکہ دن بدن نہایت دلیری کے ساتھ ناجائز تحریریں اور تقریروں اور اشتہاروں اخباروں رسالوں کتابوں کے ذریعہ مسلمانوں کی دل آزاری کی جاتی ہے۔ کیا ایسے حالات کو دیکھکر جبکہ ایک دریدہ دہن قوم کے حملے انتہا کو پہنچ گئے ہوں مسلمانوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ باہمی خانہ جنگیوں کو چھوڑ کر اپنے مقدس مذہب اسلام کی حمایت کریں اور ان تمام بیجا الزاموں جھوٹے افسانوں بے بنیاد بہتانوں کا جواب دیکر اپنے ہادی برحق رسول صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن پاک کر کے دکھلا دیں؟ بیشک وقت آگیا ہے کہ سب مسلمان باہمی اختلاف کو چھوڑ کر متفقہ اور متحدہ کوشش سے اس طوفان بے تمیزی کو روکیں اس لئے چند غیور مسلمانوں نے خدا پر بھروسہ کر کے ارادہ کیا ہے۔ کہ ۸ و ۹ و ۱۰ اپریل کو عین میلہ نوچندی میں کوٹھی لالہ سوچند والی پر جو عین بالے میاں کے مزار کے سامنے واقع ہے۔ صبح شام دونوں وقت اسلام کی فضیلت اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دیا جائے۔ جس کے لئے بیرونجات سے لائق اور قابل لیکچرار تشریف لاتے ہیں۔ لہذا مناسب ہے ہر مسلمان جسکو ذرا بھی حمیت دین ہو اس ابتلا کو پاکر ان واعظوں اور لیکچروں سے مستفید ہونے کی کوشش کریں اور نیز دیگر اہل مذاہب بھی بشرق تشریف لا سکتے ہیں۔ والسلام

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ ساکن صدر بازار کمپ میرٹھ رنگساز محلہ

چونکہ آریوں نے بھی اپنا پنڈال بنایا تھا اور انہوں نے اسلام پر حملے کرنے کا خاص طور پر تہیہ کیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے مقصد میں پورے طور پر نامراد رکھا۔ میر صاحب نے آریوں کے مذہب کی خوب حقیقت کھولی صبح اور شام خوب جلسے ہوتے رہے۔ آریوں کو اعتراض کرنے کا بھی موقعہ دیا گیا۔ جن میں آخر انہیں خاموش ہونا پڑا۔

خاکسار ایڈیٹر الحکم نے الہامی کتاب کے متعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر تقریریں کیں۔ اور نیز بتایا کہ اس وقت ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں مذہبی جذبہ پیدا کیا جاوے اور وہ بڑے جوش اور غصہ کے رنگ میں نہ ہو بلکہ مذہبی حرارت سے میری مراد یہ ہے۔ کہ انہیں قرآن مجید کو پڑھنے سوچنے اور اس پر عمل کرنے کا مذاق پیدا کیا جاوے اور مسلمانوں کو واقف کیا جاوے کہ بیرونی دشمن اسلام پر کس کس قسم کے حملے کر رہے ہیں۔ اور ان اعتراضوں کا جواب کیا ہے۔ اس اثنا میں پنڈت اندرمتی سے الہامی کتاب کے نشانات پر گفتگو بھی ہوئی۔ مولانا مولوی غلام رسول صاحب کے وعظ قرآن مجید کی حقانیت اور اسلام کے حقائق اور حسنات پر تھے جن کے ضمن میں آریہ ازم کی تردید تھی۔ مولوی صاحب نے و[illegible] کے ایک منافق سماجی پنڈت ہری سنگھ کو آخر دن بہت ہی نادم کیا۔ اور آخر اسے اقرار کرنا پڑا کہ میں اب کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ خواجہ صاحب کا لیکچر معجزات نبی کریم پر تھا یہ مضمون نہایت دلچسپی توجہ اور شوق سے سنا گیا۔ پھر نول ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں خواجہ صاحب کو قرآن مجید ہی کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلانے کے لئے ایک تقریر کا بہترین موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں اس بیان میں کامیاب کیا۔

غرض ان لیکچروں اور تقریروں سے نیں کشش ہیں میلہ نوچندی میں واضح کر دی تھیں اور عوام و خواص یہ کہہ رہے تھے۔

اوّل اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے جو جوش اس قوم کے دل میں ہے وہ دوسروں میں پایا نہیں جاتا۔ ورنہ آجتک کبھی کسی انجمن یا فرقہ کی طرف سے اس موقعہ پر تبلیغ نہیں کی گئی۔ اور اب احمدیوں کی دیکھا دیکھی بھی کسی کو شوق پیدا نہ ہوا۔

دوم قرآن مجید کے دقائق اور معارف بیان کرنے میں اور مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دینے میں اس قوم پر خدا نے خاص طور پر اپنا فضل کیا ہے۔

سوم ہمارے مخالفین نے جو نفرت ہمارے سلسلہ کے متعلق پیدا کر رکھی ہے۔ وہ اٹھتی جاتی ہے۔

یہ کامیابی خدا کے خاص فضل کی دلیل ہے میرٹھ کے سمجھدار اور اسلام سے محبت رکھنے والے اہل دل رئیس چاہتے ہیں۔ کہ کوئی موقعہ خاص طور پر نکال کر اسلامی لیکچروں کا ایک سلسلہ میرٹھ میں جاری کیا جاوے میرٹھ کے مسلمان روساء کا توجہ کرنا ایک نہایت قابل قدر اور عنداللہ قابل . . . . . ہوگی۔ فی الحقیقت اسکی ضرورت صرف میرٹھ ہی میں نہیں۔ بلکہ میری دانست میں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ضرورت ہے۔ اور میں نے اس کے متعلق اسی اخبار میں دوسری جگہ ذکر کیا ہے۔

یا ندوۃ اسکو پورا کرنا چاہتا ہے۔ کہ پہلے شاہ صاحب کے ترجمہ کو تسلی صاف اردو میں کریں اور پھر ولایت میں اس کا ترجمہ کسی انگریز سے کرایا جاوے اور سید امیر علی صاحب مالقابہ اس کی نگرانی کریں یا اسکو تصحیح کریں میرا خیال ہے۔ کہ اس طریق سے کیا ہوا ترجمہ کوئی مفید اور مبارک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اگر ندوۃ محض اخلاص سے اس کام کو کرنا چاہتا ہے اور مسلمانوں میں محض نمائش کے لئے اس کام کو پیش کرنا مقصود نہیں تو وہ سوچ سمجھکر قدم اٹھائے۔

بہرحال کرنیل سردار محمد اسماعیل خانصاحب کی اولوالعزمی قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اس نیک کام کیلئے پوری مدد دینے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالےٰ انہیں نیک جزائے خیر دے۔ بالآخر امید ہے کہ ندوۃ اس کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کی مشکلات پر کافی غور کرے گا۔

حکیم فضل الدین مرحوم

ہمارے مہربان اور عزیز دوست حاجی حافظ حکیم فضل الدین صاحب احمدی بھیروی مہاجر کئی ماہ کی لمبی علالت کے بعد ۸ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو ۱۲ بجے دن کے اس جہان فانی کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے پاس چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کئی مہینوں سے سوزش پیشاب اور درد مثانہ سے سخت تکلیف میں تھے۔ برائے تشخیص مرض آپ کو لاہور بھیجا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے معلوم کیا۔ کہ یہ تکلیف سنگ مثانہ کے سبب سے ہے۔ چنانچہ پتھری نکالی گئی مگر ضعف بہت تہا۔ اور درد ذات الجنب بھی شروع ہوگیا۔ اور اسی میں وفات پائی۔ جنازہ یہاں لایا گیا۔ اور ۹ اپریل کی صبح کو بعد نماز جنازہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔ بیماری کی تکالیف کو جس حوصلہ اور استقلال کے ساتھ حکیم صاحب برداشت کرتے تھے۔ وہ انہیں کا کام تہا۔ لوگ دیکھ دیکھکر حیران ہوتے تھے۔ آخری بے ہوشی میں آیات قرآنی آپ کی زبان پر جاری تھیں۔ حکیم صاحب موصوف کے معالج ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اپنے خط میں جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آیا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب "آخری دم تک رضا بالقضاء تھے۔ اور ایک اطمینان یافتہ دل لے کر اللہ کے حضور حاضر ہوئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود کے بہت پرانے خدام میں سے تھے۔

جماعت احمدیہ میں ایک مشہور عالم اور کارکن مدبر تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے کتاب فتح اسلام مطبوعہ سنہ ۱۸۹۰ء میں ان کے متعلق لکھا ہے حکیم صاحب ممدوح جس قدر مجھ سے محبت اور اخلاص اور حسن ارادت اور اندرونی تعلق رکھتے تھے۔ میں اس کے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ وہ میرے سچے خیر خواہ اور دلی ہمدرد اور حقیقت شناس مرد ہیں بعد اس کے جو خدا تعالیٰ نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجھے توجہ دی اور اپنے الہامات خاصہ سے امیدیں دلائیں۔ میرے یہ عزیز بھائی بغیر اس کے کہ میں ان سے ذکر کرتا۔ خود مجھے اس اشتہار کے لکھنے کے محرک ہوئے۔ اور اس کے اخراجات کے واسطے اپنی طرف سے سو روپیہ دیا۔ میں ان کی فراست ایمانی سے متعجب ہوں کہ ان کے ارادہ کو خدا تعالےٰ کے ارادہ سے توارد ہو۔ کیا وہ ہمیشہ در پردہ خدمت کرتے رہتے ہیں اور کئی سو روپیہ پوشیدہ طور پر محض ابتغاءً لمرضات اللہ اس راہ میں دے چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزاے خیر دے" حکیم صاحب مرحوم کے اس اخلاص کا یہ فوٹو ہے جو کہ انہوں نے اس سلسلہ کے آغاز میں دکھایا اس کے بعد دن بدن انہوں نے اخلاص و محبت میں ترقی کی ہمیشہ مخلوق کو راہ ہدایت پر لانے میں مصروف رہتے۔ بھیرہ میں روزانہ درس قرآن شریف دیا کرتے بالآخرۃ بھیرہ سے ہجرت کر کے قادیان میں ہی سکونت اختیار کی۔ اور یہاں بھی درس تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بھیرہ میں جس قدر جائداد اپنی بنائی ہوئی تھی جسمیں ایک شاندار حویلی شہر میں ہے اور باہر ایک قطعہ زمین اور ایک کنواں ہے۔ ہزار ہا روپیہ کی جائداد اپنی وصیت میں صدر انجمن کو ہبہ کر دیں اور اپنی زندگی میں ہبہ نامہ رجسٹری کروا دیا۔ جزاء اللہ احسن الجزاء مرحوم قادیان میں مختلف دینی خدمات پر مامور و مصروف رہے مطبع ضیاء الاسلام ایک بڑی مدت تک چلایا جسمیں اکثر کتب حضرۃ صاحب چھپائیں۔ مدرسہ کی ابتدائی حالت میں اس کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کتب خانہ حضرت اقدس کے مہتمم رہے۔ حضرت صاحب کی اکثر دینی خدمات میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ اور بالآخر اہتمام لنگر خانہ ان کے سپرد تہا جس کام کو انہوں نے آخری وقت رہائش قادیان تک باوجود علالت طبع کے نہایت محنت اور توجہ سے سرانجام دیا۔ مرحوم و مغفور حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کے بچپن سے دوست تھے۔ اور اس دوستی کو انہوں نے آخر دم تک نہایت صدق اور اخلاص اور یک رنگی کے ساتھ نبہایا۔ حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے ایک دوست کے خط کے جواب میں لکھوایا کہ حکیم صاحب موصوف جان و مال سے ہمیشہ مجھ پر قربان رہے۔ مجھے ان کی جدائی کی بہت تکلیف ہے۔ میں ان کے لئے دست بدعا ہوں۔ اور دوستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ ان کے لئے دست بدعا ہوں اور ان کی بیویوں کے متعلق ایسا انتظام کیا جاویگا۔ کہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور میرے بعد میرے جانشین بھی انشاء اللہ ان کے ساتھ ایسا ہی حسن سلوک کرتے رہیں گے۔ مرحوم کی کوئی اولاد جسمانی نہیں ہوئی۔ لیکن اس قدر آدمیوں کو آپ نے اپنے روحانی فیض سے مالا مال کیا ہے۔ کہ ان کے لئے صدقہ جاریہ دنیا میں قائم ہے آپ کی دو بیویاں ہیں جن میں سے چھوٹی مرض الموت میں آپ کے ہمراہ تھی اور نہایت محنت اور جانفشانی سے آپکی خدمت میں مصروف رہی۔ اس عصمت خاتون کا بیان ہے۔ کہ حکیم صاحب کی زندگی اتنی ہی تھی۔ اور ان کے لئے مقدر تہا کہ اب وہ اس دنیا کو چھوڑ جاویں۔ لیکن جو خدمت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے اور دیگر احباب نے لاہور میں بحالت مرض حکیم صاحب کی ادا کی کوئی فائد اپنے پیارے بچوں کی بھی ایسی ہمدردی بمشکل کرتا ہوگا۔ اور بعد وفات نہایت عزت کے ساتھ ان کی تجہیز و تکفین کا سامان کیا۔ اور ایک بڑی جماعت اسٹیشن تک جنازہ کے ہمراہ ہوئی۔ ان کی اس محبت اور خدمتگزاری نے

نے میرے غم کو بہت تسکین دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے مرحوم کی اس آخری خدمت کا حق ادا کیا۔ مرحوم گویا ان کو اس اخلاص کے اظہار کا موقعہ دینے ہی کیواسطے آخری وقت میں لاہور گئے تھے۔ یا مرحوم کو اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایسی محبت اور یگانگت تھی۔ کہ ان کی روح نے یہی چاہا کہ اپنے محبوب کی طرح زندگی کے آخری ایام لاہور میں جا گزارے اور وہیں اس مکان میں اس دنیا کو چھوڑ دے۔ جس میں حضرت کا وصال ہوا تھا۔ اور اسی طرح آپ کا جنازہ قادیان لایا جاوے جس طرح حضرت کا لایا گیا تھا۔ حکیم صاحب موصوف عاجز راقم کے نہ صرف ہموطن اور ہم محلہ تھے۔ بلکہ ایک محسن اور مخلص خیرخواہ دوست تھے۔ نہ صرف میرے بلکہ میرے والد صاحب مرحوم کے ساتھ بھی ان کو دوستی کا تعلق تھا والد مرحوم اپنے اکثر امور میں حکیم صاحب موصوف کے مشورہ ہی کو مفید جانتے تھے۔ اللھم رب اغفرلھما وارحمھما برحمتک یا ارحم الرحمین۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کیواسطے نماز جنازہ ادا کریں

عمرالدین شیر فروش احمدی سے اکثر احباب واقف ہیں کیونکہ احمدی بازار میں وہ دودھ بیچا کرتا تھا۔ گذشتہ ہفتہ میں وہ بھی اس دنیا سے چل دیا۔ احباب اس کو بھی نماز جنازہ کی دعائیں مزید شامل فرماویں اور میاں ... قطب الدین صاحب احمدی سکنہ امرتسری۔ جو حضرت کے پرانے مریدین میں سے تھے۔ فوت ہوگئے ہیں ان کو بھی دعائے جنازہ میں شامل کریں۔ صوفی ابرار حسین صاحب کو منصوری کی والدہ فوت ہوگئی ہے ان کے واسطے بھی دعا کیجاوے

(ایڈیٹر بدر)

اعلان

جلسہ سالانہ کے موقع پر کسی صاحب کا بستر گم شدہ دفتر سکرٹری میں موجود ہے۔ جس صاحب کا بستر ہو۔ وہ بستر کی تفصیل سے مطلع فرما دیں۔ اور منگالیں۔

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

طاعون کا حفظ ما تقدم

حضرت حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید پارہ ۹ رکوع ۲ میں فرماتا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا اَخَذْنَا اَھْلَھَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّھُمْ یَضَّرَّعُوْنَ۔ ترجمہ جس بستی میں ہم نے پیغمبر بھیجا (اور لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو) وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ ہماری حضور گڑگڑائیں۔

ہر ایک عذاب اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادے سے نازل ہوتا ہے۔ اور وہی خدا اپنے قدیر اس کو ٹال سکتا ہے۔ اسوقت بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ایک مرسل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تنبیہ کے لئے عذاب طاعون بھیجتا ہے۔ تاکہ وہ ہدایت پکڑیں۔ اپنی جماعت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دعا کا صبح شام کم از کم تین تین بار پڑھنا لازم کیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنی جماعت کو نماز تہجد ادا کرنے اور کثرت سے استغفار پڑھنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔

دوسرے لوگ بھی اگر اس دعا کا وظیفہ کریں۔ اور کثرت سے توبہ و استغفار کریں۔ تو شاید اس کی برکت سے طاعون سے محفوظ رہیں۔ مگر اصل علاج ان کے لئے یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود پر بھی ایمان لائیں۔ جو لوگ حضرت مرزا صاحب کے متعلق تردد میں ہوں۔ اور اس معاملہ میں طالب حق کی تڑپ رکھتے ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل طریق پر استخارہ کریں۔ اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کسطرح حضرت مرزا صاحب کی صداقت ان پر کھولتا ہے۔

اوّل توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس ۲۱ مرتبہ سورۃ **اخلاص** ہو اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ **درود شریف** اور تین سو مرتبہ **استغفار** پڑھ کر خدا تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیا حال ہے کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تاکہ اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے گمراہ نہ ہوں۔ اور مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جاویں۔ ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا کہ ہر ایک قوت تجھ ہی کو ہے۔ آمین۔

یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہو۔ تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پر ظلمت خیالات اپنی طرف اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

نوٹ یہ طریق استخارہ حضرت مسیح موعود کا اپنا فرمایا ہوا ہے۔

المشتہر

فرزند علی عفا اللہ عنہ ہیڈ کلارک قلعہ میگزین سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور شہر

اطلاع یاد رہے کہ اگر اس اشتہار کی مزید کاپیوں کی احمدی انجمنوں کو ضرورت سمجھیں تو منشی فرزند علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور سے محصول ڈاک بھیجکر یا بذریعہ اطلاع دیکر منگوا لیں۔

۲۶ و ۲۸ ماہ حال مقرر ہے۔ فی الحال ملتوی کر دیئے جائیں۔ اور کورٹ آف آربیٹریشن کے جملہ امورات کے فیصلہ کرنے اور اُن پر عملدرآمد ہو جانے کے بعد بھی اگر مولوی انشاء اللہ صاحب مقدمات کے چلانے پر اصرار کریں تو ہم سب ملکر اُن مقدمات کو بند کرانیکی تدبیر کریں گے۔

اسوقت اس اقرارنامہ کے مضمون یا مولوی انشاء اللہ صاحب کے متدائرہ مقدمات کی نسبت کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس اقرارنامہ پر دستخط ہو جانے کے بعد حاضرین نے نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ اور جناب نواب صاحب کی تحریک سے سب ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے رہے۔ اور سب مسلمانوں کی صلح و آشتی اور انجمن کی کامیابی کی دعائے خیر مانگی گئی اور حاضرین کو یقین دلایا گیا۔ کہ اس دفعہ انجمن کی ساخت اور کاروبار میں ایسی کامل اصلاح ہو جائیگی کہ پھر کسی اصلاح کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کیونکہ جنرل کمیٹی اس بورڈ آف آربیٹریشن کو اصلاح کا کامل اختیار دیدے گی۔ اور خصوصیت سے ان اصلاحوں کا عملدرآمد کرا دیگی۔ مجھے امید ہے کہ نواب صاحب قبلہ کی کوشش نواب ذوالفقار علی خاں صاحب کی توجہ اور حاضرین کی خواہش سے جو اصلاح اسوقت ہوئی ہے۔ وہ سچے دلوں کی آواز کی اور دوستانہ اور فیاضانہ سپرٹ سے ہوئی ہے۔ اور بورڈ آف آربیٹریشن کے معزز ممبر صاحبان جبکہ انجمن کے معاملات پر بحث کرینگے تو اسی فیاضانہ اور عالی حوصلگی کی سپرٹ سے کام کریں گے۔ اور جو اعتماد قوم کی طرف سے اُن کے ہاتھ میں سپرد کیا گیا ہے۔ اپنے آپ کو اُس کے بہترین مستحق ثابت کریں گے۔ اور کارکنان انجمن ایسے ہی سپرٹ سے تمام قرار یافتہ اصلاحوں کی عملدرآمد کر کے قوم کو ممنون کرینگے۔ اور اس صلح کو جو نواب فتح علیخاں صاحب اور نواب ذوالفقار علی خانصاحب کی کوشش سے ہوئی۔ اور خان بہادر اللہ بخش خاں صاحب نے بھی اس کے لئے جدوجہد کی ہے۔ دیرپا اور مستحکم فرماویں گے۔

کیونکہ مسلمانوں کے شعار قومی اور انکے مذہب سے متعلق احکام ترقی کے مطابق حد درجہ کا استحکام و استقلال ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اس لیئے میں اس اتحاد پر شعر لکھتا ہوں۔

شکر اللہ کہ میان من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغر مستانہ زدند

حضرت خلیفۃ المسیح کا درس مسجد النور میں

ناظرین الحکم کو معلوم ہے کہ مسجد النور کی بنیادی اینٹ حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھی تھی۔ اب اسی مسجد کا خدا کے فضل سے بہت بڑا حصہ طیار ہو چکا ہے۔ ۲۳ اپریل ۱۹۱۰ء کی نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح نے اسی مسجد میں پڑھی اور بعد نماز عصر آپ نے روزانہ درس قرآن بھی وہیں دیا۔ ساری احمدی جماعت یہاں موجود تھی۔

حضرت نے درس کے وقت جو تقریر فرمائی وہ بجائے خود وہاں تشریف لے جانے اور نماز پڑھنے کے اغراض کو کھلے طور پر [illegible] مناسب سمجھا ہے کہ اس تقریر کو شائع کر دوں۔

آج حضرت نے اپنی جماعت کیلئے مخصوص عاقبت کے لیئے بہت بہت دعائیں کیں اور فرمایا کہ آج اللہ تعالےٰ نے دعا کے لئے ایسے ایسے الفاظ اور طریق بتلائے ہیں۔ کہ میں حیران تھا۔ اور ایسی دعائیں جو میرے وہم میں بھی نہ تھیں۔

یہ امر قبولیت دعا کا نشان ہے۔ کیونکہ تمام راستبازوں کا وسیلہ ہے کہ جب دعا کیلئے الفاظ اور طریق بتائے جاویں۔ تو وہ قبولیت دعا کا ایک زور ہوتا ہے۔ اس لیئے میں اپنی جماعت کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ خصوصیت کیساتھ ان کے امام کی دعاؤں کو اللہ تعالےٰ نے اس کے حق میں سنا۔

بہر حال آپ نے نماز عصر کے بعد حسب معمول قرآن مجید کا رکوع پڑھکر (جو سورۃ الانبیاء کا ۶ رکوع تھا۔ ترجمہ کرنے سے پہلے فرمایا۔

آج یہاں ہم نے درس کیوں رکھا؟ باوجودیکہ ہوا مجھے تکلیف دیتی ہے۔ اور روشنی میں دیکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ پھر بھی یہاں آنا اور درس کے لیئے اس مسجد میں کھڑا ہونا اس کے کیا اغراض ہیں؟

اس کے ظاہری محرک مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ انکی نیت جو ان کے ساتھ وابستہ ہے مجھے ان کے دل کے حال سے آگاہی نہیں اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے اپنے حوصلہ اور وسعت کے موافق مجھے یہاں بلانے میں کوئی مقصد رکھا ہوگا۔ مگر میں نے اپنی نیت کو ٹٹولا کہ وہ خدا ہی کے لیئے ہے۔ تو میں نے ان کی درخواست کو منظور کر لیا۔ میرے دل میں جو بات ہے وہ یہ ہے۔

اللہ تعالےٰ کا ایک بندہ جس کو میں یقیناً راستباز مانتا ہوں۔ اور تم بھی راستباز یقین کرتے ہو۔ اس شہر میں آیا۔ اور اس نے بڑا دعویٰ کیا۔ جسکو سنکر بڑی مخلوق چونک اٹھی۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اتنا بڑا دعویٰ ایک انہونی بات ہے۔ کس نے ماننا ہے اور کس نے [illegible]۔ ہاں اگر اسکی ذاتی وجاہت کی [illegible]

اگر مانند شبے مانند شبے دیگر نمی ماند

کا مصداق ہوگا۔ ایسے خیالات ان لوگوں کے ہوتے ہیں جو سنت اللہ سے ناواقف اور راستبازوں کے خیالات سے بےخبر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جو خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ ایک آیۃ ہوتے ہیں۔ اور اس رکوع میں بھی جو میں نے ابھی پڑھا ہے آیۃ کہا ہے۔ میں نے بناوٹ سے ترجمہ نہیں کیا۔ یہی لفظ آیا ہے۔

(یہ حضرت کا اشارہ اس آیت کی طرف ہے۔ والتی احصنت فرجھا فنفخنا فیھا من روحنا وجعلنا وابنھا اٰیۃ للعالمین۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کا ہاتھ اپنا فضل اپنا کرم اپنا رحم دکھاتا ہے۔ وہ انہیں ایک آیۃ بناتا ہے۔

انجمن حمایت اسلام

ناظرین الحکم بخوبی جانتے ہیں کہ الحکم شروع ہی سے انجمن حمایت اسلام کے کام کے ساتھ ایک خاص ہمدردی اور دلچسپی رکھتا ہے۔ اس نے انجمن کی مخالفت میں آوازیں اٹھنے پر ان لوگوں کو جو مخالفت کر رہے تھے، روکا تھا۔ بہرحال اس مخالفت کا دامن دراز ہوا اور تنازعات تک نوبت پہونچی اس موقعہ پر الحکم نے مسلمان لیڈروں کو متوجہ کیا۔ کہ وہ اپنے اثر اور رسوخ سے اس بڑھتے ہوئے تنازعہ کو مٹائیں اور اگر فریقین نہ مانیں تو گورنمنٹ پنجاب سے مدد لیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ مسلمان لیڈروں نے توجہ کی اور انجمن کے تنازعات نے صلح اور اصلاح کی صورت اختیار کی اس کے متعلق روزانہ پیسہ اخبار میں جو موقعہ . . . نوٹ شائع ہوا ہے۔ اسکا شائع کر دینا تمام مسلمانوں کیلئے مسرت کا موجب ہوگا۔ خدا کرے کہ اسکا نتیجہ قوم کے لیئے مفید اور مبارک ہو۔ (ایڈیٹر)

اصلح خیر

انجمن حمایت اسلام لاہور اور صلح اور اصلاح کی تجویز

بات تھوڑی سی تھی جس پر تھیں دل میں بہت
صلح کیجئے اب لڑائی ہو چکی

مسلمانوں کی قومی حالت ہرگز اس امر کی متقضی نہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے بگاڑ کر سکیں یا کھینچ کر رہ سکیں بلکہ انہیں صلح اور آشتی سے مل جل کر کام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ نہ ان میں کام کرنے والے کافی ہیں۔ اور نہ محبت قوم ہی وافی ہے۔ حالانکہ ان کی قومی حالت بمقابلہ دیگر ہمعصر اقوام کے سب سے زیادہ نازک اور کام کرنے والوں میں باہمی اتحاد و اتفاق کی خواہاں ہے۔ مگر جیسا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے مدت کے نزاعوں اور تنازعوں سے ظاہر ہے جہاں ایک طرف تعلیم اور صنعت کے کام کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اور انجمن کی آمدنی نہایت کم ہو رہی ہے۔ وہاں قوم کے لیڈروں اور کام کرنے والوں کی آپس کی غلط فہمیوں اور کدورتوں سے سوسائٹی کی حالت بھی مخدوش اور ناقابل اطمینان ہو رہی ہے ایسی ہی حالتوں کے لئے قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے۔ کہ ؎

"لا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم"

جس کے معنے یہ ہیں کہ مسلمانو تم آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ تم سست ہو جاؤ گے اور تمہاری آن بان جاتی رہیگی۔"

چونکہ انجمن حمایت اسلام کے تنازعات اور معاملات کی حالت یہانتک پہونچ گئی تھی۔ کہ اس کے مقدمات عدالت میں دائر کرنے پڑے۔ اس لئے عام مسلمانوں اور خصوصاً سر برآوردگان قوم کو ادھر خصوصیت سے توجہ ہوگئی۔ کہ جسطرح بھی ہو سکے انجمن کے معاملات میں سکون اور اصلاح جلد کرائی جائے۔ چنانچہ چند روز سے عالیجناب نواب فتح علی خانصاحب قزلباش سی۔ آئی۔ ای پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور نے خصوصیت کے ساتھ انجمن کے کارکنوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ اور جیسا کہ ان کالموں میں دو تین روز پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اصلاح کی امید قوی ہو گئی۔ چنانچہ ۲۳ اپریل کی شام کو مندرجہ ذیل دس اصحاب نواب صاحب کی دولتخانہ پر جمع ہوئے۔ آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر۔ مولوی احمد الدین صاحب پلیڈر۔ شیخ گلاب دین صاحب پلیڈر۔ سید محبوب عالم مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر۔ چودہری نبی بخش صاحب پلیڈر۔ منشی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن۔ میاں نظام الدین صاحب۔ مولوی کرم بخش صاحب۔ اور کسقدر بحث و مباحثہ اور رد و بدل کے بعد ان صاحبان نے بالاتفاق سات صاحبان کو اپنی طرف سے آربی ٹریٹر (حکم) مقرر کر دیا ہے۔ اور انہیں اختیار دیدیا کہ انجمن کے معاملات میں جس قسم کی اصلاح یا تغیر و تبدل یہ صاحبان کثرت رائے سے کریں۔ انجمن کی جنرل کمیٹی اسے منظور کر لیگی۔ اور انجمن میں اس کا عملدرآمد کرایا جائیگا۔ چنانچہ اسی وقت مندرجہ ذیل اقرارنامہ لکھا گیا اور علاوہ مندرجہ بالا دس صاحبان کے مندرجہ ذیل صاحبان نے جنمیں سے بعض اسوقت پہونچ گئے تھے۔ اسپر دستخط کر دیئے۔ (۱) نواب فتح علی خانصاحب سی آئی ای (۲) آنریبل نواب ذوالفقار علیخانصاحب (۳) خان بہادر اللہ بخش خانصاحب (۴) محمد بشیر علیخانصاحب جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ (۵) سردار رضا علیخانصاحب نقل اقرارنامہ حسب ذیل ہے:۔

"صاحبان موجودہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مفصلہ ذیل بزرگان کا کورٹ آف آربیٹریشن مقرر کیا جائے۔ ایک طرف سے شیخ اصغر علی صاحب و مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای۔ اور میاں فضل حسین صاحب اور دوسری طرف سے آنریبل میاں محمد شفیع صاحب و ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اور آنریبل نواب ذوالفقار علی خانصاحب اور نواب فتح علی خانصاحب سی آئی ای طرفین کیطرف سے پریزیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ اور اس کورٹ آف آربیٹریشن کو کامل اختیار ہوگا۔ کہ جملہ امورات متنازعہ انجمن حمایت اسلام کے متعلق جو فیصلہ مناسب سمجھیں دیں۔ اور اس فیصلہ پر عملدرآمد کرائیں۔ انکا ساختہ پرداختہ قطعی ہوگا نیز بالاتفاق قرار پایا ہے کہ آج سے دس یوم کے اندر جنرل کونسل کا اجلاس کر کے جنرل کونسل کیطرف سے مندرجہ بالا تجویز پاس کر دی جائیگی۔ نیز یہ قرار پایا ہے کہ جملہ احباب کوشش کرینگے کہ مولوی انشاء اللہ صاحب بھی اس قرارداد پر رضامند ہوں۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور سے درخواست کیجاویگی کہ مقدمات جو خواجہ مولوی انشاء اللہ صاحب بعدالت مسٹر فرگسن صاحب دائر ہیں۔ اور جنکی تاریخ سماعت

وعدہ کیا ہے۔ کہ اگر قرآن کریم کا شکر تجربہ پر اعتراض کریگا۔ تو ہم اسی وقت اس کا جواب سمجھا دیں گے میں نے اپنی زندگی میں بارہا اس کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تقویٰ کے مقام پر کھڑا ہو کر میں نے افترا نہیں کیا۔

رکوع ختم کرنے کے بعد آپ نے فرمایا پھر میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ خدا سے میرے لئے بھی دعا کرو۔ اس مسجد کو متقیوں کی مسجد بنا دے جس میں نماز پڑھنے والوں کو مطہر بنا دے۔ جو لوگ اس کے متمم ہیں۔ ان کی غلطیوں کو اصلاح کرے اور انکی صحیح باتوں کو ترقی دے۔ اور صدموں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اس کے بعد آپ نے بہت لمبی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کو ہمارے حق میں قبول فرما دے۔ آمین

ندوۃ العلماء اور قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس کے متعلق ضروری مضامین میں نے اس کے جلسہ سے پہلے شائع کر دیئے تھے۔ میرا خیال تھا۔ کہ ندوۃ العلماء کے اراکین اور معاونین نیکدلی اور اخلاص کے ساتھ غور کرینگے۔ لیکن ندوہ کے اس اجلاس نے کوئی نمایاں تبدیلی نہیں دکھائی۔ مجھے ندوہ کے جلسہ پر ریمارک کرنا اسوقت مقصود نہیں اس معاملہ میں اہلحدیث نے جو کچھ لکھا ہے وہ کافی ہے۔

مجھے اسوقت صرف مندرجہ عنوان مضمون پر کچھ لکھنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ بھی اس لئے کہ سید عبدالسلام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن خادم المسلمین نے پیسہ اخبار میں اس کے متعلق حال میں ایک تحریر شائع کی ہے۔

وہ لکھتے ہیں۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی ترجمہ شبلی صاحب اردو میں کریں اور اگر شاہ صاحب کے فارسی ترجمہ کو اردو قالب میں ڈھالنے کے لئے زائد الفاظ لکھنے کی حاجت ہو تو ان الفاظ کو خطوط وحدانی میں وہ لکھ سکیں۔ اور جب اردو ترجمہ طیار ہو جائے تو رائٹ آنریبل مولوی سید امیر علی صاحب کی وساطت سے انگلستان میں اسکا انگریزی ترجمہ لکھوایا جاوے اور وہیل کے دیباچہ کے جواب کے علاوہ بعض جگہ قرآن مجید کے مطالب کو واضح کرنے اور مخالفین کے اعتراضات کو اٹھانے کے لئے مفید حواشی بھی لکھ دیں وغیرہ وغیرہ۔

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت تو ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی ہے۔ اور اسی سوال کو مختلف انجمنوں نے وقتاً فوقتاً اٹھایا مگر یہ سوال جہاں تھا وہیں رہا۔ انجمن حمایت اسلام میں بھی ایک دفعہ یہ سوال اٹھا اور کچھ روپیہ بھی جمع ہوا۔ مگر ہنوز روز اول اب ندوۃ نے اس سوال کو چھیڑا ہے۔ دیکھا جائے کیا ہوتا ہے

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے لئے جو تجویز سید عبدالسلام نے پیش کی ہے۔ میں اسکو ندوۃ ہی کی تحریک کہونگا۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ بعض کاموں کو پبلک کرنے کا ایک یہ بھی طریق بعض لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اور جبکہ ندوۃ کے اجلاس دہلی کے محرک خادم المسلمین تھی۔ تو خادم المسلمین کے اسسٹنٹ سکرٹری کی تحریک کوئی وجہ نہیں۔ کہ ندوۃ ہی کی تحریک نہ سمجھی جاوے۔ مجھکو رائٹ آنریبل سید امیر علیصاحب بالقابہ کی قابلیت اور تعزز کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مگر جس امر کو میں واضح کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مسلمان محض نمایش کے طریق کو چھوڑ دیں اگر انہوں خالصۃً لوجہ اللہ کوئی کام کرنا ہے۔ تو اسکے لیئے وہ بڑے سے بڑے آدمی جو دنیوی ہوں تلاش نکریں بلکہ وہ ان روحوں کی تلاش کریں جو قابلیت اور اہلیت کے علاوہ درد مند دل اور اخلاص رکھتے ہیں۔ سید امیر علیصاحب معتزلہ خیال کے بزرگ ہیں اور کچھ شک نہیں۔ کہ وہ سیل کے دیباچہ کا جواب یا قرآن مجید کے بعض مقامات کی توضیح اور تشریح کی خاطر اگر حواشی لکھنے کی خدمت منظور بھی کر لیں تو اس میں وہ بات ضرور ہوگی جو معتزلہ خیالات کی جھلک لئے ہوئے ہونگے۔ اس سے یہ نتیجہ نہ نکال کیا جاوے کہ میرا یہ منشا ہے۔ کہ ندوۃ اس کام کو ہمارے سپرد کر دے اس لئے کہ ندوۃ کے اراکین میں ابھی وہ وسعت خیال پیدا نہیں ہوئی۔ اور ہمارے یہاں جو قرآن مجید کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اور ایک سال سے زاید عرصہ سے ایک کام ہو رہا ہے۔ وہ کسی نمائش کے لئے نہیں۔ بلکہ محض اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے ہو رہا ہے اور جس طرز پر وہ کام ہو رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یقین ہے کہ وہ مفید اور بابرکت ہوگا۔

سید عبدالسلام صاحب کی تجویز سے یہ بھی معلوم ہوتا کہ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کسی انگریز سے کرایا جاویگا۔ کیونکہ سید امیر علیصاحب تو صرف اسے دیکھیں گے۔ ایک شخص جو عربی کا عالم نہیں۔ اور قرآن مجید کا فہم نہیں رکھتا وہ خواہ کیسا ہی اہل زبان کیوں نہ ہو ادائے مطلب پر قادر نہیں سکتا۔

اس لئے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کرتے وقت ضرورت ہے اس امر کی کہ مترجم انگریزی اور عربی دونوں زبانوں کا عالم ہو۔ اور یورپ کی ان تمام تصنیفات پر اسے نظر ہو۔ جو اسلام کے متعلق اس نے شائع کی ہیں تاکہ موقع بہ موقع ان اعتراضات کا جواب دیا جاوے۔ جو یورپ کے عیسائی مصنفوں نے اسلام پر کئے ہیں۔ علاوہ بریں قرآن مجید کے ترجمہ کے ساتھ ایک مبسوط دیباچہ لکھنے کی ضرورت ہے جس میں قرآن مجید کے متعلق ان تمام اعتراضات کا جواب ہونا چاہئے جو وہ قرآن مجید کی ترتیب وغیرہ کے متعلق کرتے ہیں یہ مضمون بڑی وسعت اور وضاحت سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

میرا اپنا خیال نہیں۔ یقین ہے کہ ریویو آف ریلیجنز کے قابل ایڈیٹر نے ریویو میں اس قسم کے مضامین پر ایک تفصیلی اور نادر بحث کی ہے۔

یہ ترجمہ قرآن مجید کے وقت ریفرنس کی کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود ہونا چاہیئے جہاں ایک طرف معترضین کی ہر قسم کی کتابوں کا ذخیرہ چاہیئے وہاں اسلامی کتب خانہ بھی بکار ہے۔

غرض قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت اس ترکیب سے پوری نہیں ہو سکتی جسطرح سید عبدالسلام صاحب

مسجد کی اینٹ رکھی تھی۔ اسو قت بھی میرے دل میں اسّس بنیانہ سے التقوی ہی مدنظر تھا۔ اور یہی میری دعا تھی اور قرآن مجید کی یہ آیتیں میرے سامنے تھیں۔ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عیسائی ابو عامر تھا اس نے ایک مسجد بنائی تھی۔ عیسائی قومیں بڑی ہوشیار ہوتی ہیں۔ اس نے دل میں دیکھ لیا کہ ایک مسجد بناؤ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو۔ کہ بعض اوقات ندی نالے چڑھ جاتے ہیں۔ اور غربا و ضعفاء آپ کی مسجد میں نہیں آسکتے اس لئے ان کے لئے ایک مسجد بناتے ہیں۔ حضور بطور تبرک ایک وقت کی نماز اس میں پڑھ لیں۔ جب آپ نماز پڑھ لیں گے تو یہ مسجد متبرک ہو جائیگی۔ اور مسلمانوں کی نگاہ میں معزز ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ بھی کر لیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنی وحی کے ذریعہ آگاہ کر دیا۔ کہ انکی غرض و غایت کیا ہے۔ اور آپ پر وحی ہوئی والذین اتخذوا مسجدًا الآیہ یعنے اس مسجد کے بنانے والوں کا منشا دکھ دینے اور کفر کا ہے۔ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا مقصود ہے اور یہ غرض ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جن لوگوں نے جنگ کی ہے۔ ان کیلئے کمین گاہ بنا ہے۔ اور یہ قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مقصود نیکی ہے۔ اور ہم نیکی چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھو

واللہ یشہد انہم لکٰذبون

میں نے بھی اس مسجد کی اینٹ رکھی ہے۔ اور میرے جیسے پیارے نے بھی رکھی۔

میرے دل میں تقوی تھا میں نے ضرر کے لئے نہیں رکھی اور کسی شریر کے آیندہ جانشین ہونے کے لئے نہیں رکھی یہ پیچھے ملیگا۔

میری غرض تقوی ہے۔ اگر اس غرض کے لئے نہوتی تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لاتقم فیہ ابدا اس مسجد ضرار میں کبھی کبھی بھی کھڑا نہو۔ مگر تم دیکھتے ہو کہ میں

اس مقام پر کھڑا ہوں

اس لئے کہ میں نے کسی کپٹ اور لحاظ کے لئے اینٹ نہیں رکھی۔ اگر ایسا ہوتا تو میں نہ اینٹ رکھتا اور نہ یہاں کھڑا ہوتا۔ میں نے پہلے دن تقوی پر اس کی اینٹ رکھی ہے۔ اور اب اسی سنت کو پورا کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔

اور دعا کرتا ہوں کہ

اس مسجد میں کون ہونگے؟

وہ مرد ہونگے جن کو ضرورت ہے۔ اور جو پسند کرتے ہیں۔ کہ وہ مقدس ہوں اور خدا تعالےٰ مقدسین ہی کی جماعت کو پسند کرتا ہے۔ تم میں سے جو سچے دل سے چاہیگا۔ کہ وہ مطہر اور پاکیزہ بن جاوے اللہ تعالےٰ اسے ضرور پاکیزہ بنا دیگا۔

یاد رکھو جس مسجد کی بنا تقوی پر رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی رضا مندی پر رکھی ہے۔ وہ بڑی ہی مسجد ہے۔ مگر جس کی بنا کھائی کے کنارے ہو وہ گریگی اور بنانے والے کو بھی ساتھ لے جائیگی۔

پس میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس کی بنا اللہ کی رضا کے لئے رکھی ہے۔ اور تقوی پر رکھی ہے۔ وہ غریب نواز ہے مجھ پر اس کے بڑے بڑے کرم ہیں وہ مجھے ایسی جگہ کھڑا نہیں کریگا۔ جو اسکی رضا کا مقام نہو۔ میری دعا تھی کہ اس مسجد کی بنا تقوی پر ہو تیرے محبوب بندے تیرے دین کے خادم عمل کرنے والے قرآن کے خادم ہوں۔ آمد و رفت کرنے والوں میں تقوی کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔ اور جانشینوں میں بھی

تقوی اللہ ہو

میں اب بھی کرب سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں کرب سے دعا کرنے والوں کی سنتا ہوں میں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتا ہوں۔ ہاں اسی کا فضل ہے۔ کہ اس نے مجھے جو کرب دیا جو دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اور میں اپنے آپ کو اور تمہیں خوش وقت سمجھتا ہوں۔ یاد رکھو ہماری نسبت اور ہمارے کاموں کی نسبت لوگ کیا کیا منصوبے کرتے ہیں۔ کرنے دو میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ میری چٹان سے جو سر ماریگا۔ اسکا سر ٹوٹ جاویگا۔

اب میں خدا تعالےٰ کے پاک لوگوں کا نام تبرکًا سناتا ہوں ان میں سے ایک نوح تھے۔ اللہ تعالےٰ نے نوح اور اس کے ساتھ والوں کی دعا کو سنا اور انہیں کرب عظیم سے نجات دی اور ان کے مکذبین پر انہیں نصرت دی اور بالاخر ان کے مخالفوں کو غرق کر دیا۔

یہ ایک راست باز اور اس کے ساتھ والوں اور ان کے مخالفین کے انجام کی نظیر ہے۔

اسطرح پر حسب معمول حضرت نے قرآن مجید کے اس رکوع کا درس دیا حضرت سلیمان اور داؤد علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے ایک کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کیا حضرت سلیمان کو اس کے متعلق سمجھ آگئی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات اللہ تعالےٰ چھوٹوں کو ایک بات سمجھا دیتا ہے۔ داؤد علیہ السلام کی زرہ کے ذکر پر فرمایا دیکھو میں تمہیں اس زرہ کا پتہ دیتا ہوں۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی ہے۔ جو ہر مصیبت کیوقت اور ہر دکھ کے وقت میں محفوظ رکھتی ہے۔ وہ زرہ اسلام ہے۔ ان دو میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ

یہہ قرآن کریم ہے۔

میرا یقین ہے مجھے کامل تسلی ہے۔ کوئی کتاب اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی کوئی باطل پرست اس کتاب کے فہم والے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ نے مجھ سے وعدہ

وہ ایک نشان ہوتے ہیں۔ اور پھر انکی صداقت کے نشان عام طور پر دکھائے جاتے ہیں۔
اسی طرح پر وہ راستباز جو اس بستی میں آیا۔

ایک آیت اللہ تھا۔

اسکو اللہ تعالے نے نشان بنایا۔ اور پھر اسکی سچائی کے لیئے اسقدر نشان دکھائے کہ میں اب کہتا ہوں کہ

تم سب جو یہاں ہو اسکی سچائی کا نشان ہو

ہر ایک شخص تم میں سے اسکی سچائی کا نشان ہے تم نے اس بات کو نہیں سنا۔ جب خدا تعالے نے اسکو تمہارے آنے کے متعلق کہا۔ وہ آواز ایسی کان میں پہونچی اور پھر اس نے تمہارے یہاں آنے سے بہت پہلے اسکو سنایا۔

(حضرت خلیفۃ المسیح کا اس امر سے یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا۔ ایڈیٹر)

ہاں میرے کان میں بھی خدا کی آواز اسی کے ذریعہ پہونچی۔ اور پھر اسی طرح ہو کر رہا۔
اس کی صداقت کے اللہ تعالے نے مجھے بہت سے نشان دکھائے تھے جنہوں نے مجھے کامل یقین دلایا کہ

وہ خدا کی طرف سے آیا ہے

میں ان نشانات میں سے جو مجھ پر اسکی سچائی کے ظاہر ہوئے ایک تمہیں سناتا ہوں۔ میں ان دنوں جموں میں ملازم تھا۔ میرا ایک داماد عبدالواحد غزنوی ہے۔ میں مولوی عبداللہ غزنوی کا مرید نہیں۔ مگر مجھے ان سے بہت محبت تھی۔ اسی محبت کی وجہ سے میں نے انکے ایک لڑکے کو اپنی ایک لڑکی بیاہ دی وہ ہمارے پاس رہتا تھا۔ اور پڑھتا رہتا ایک اور شخص تھا جسنے فلسفہ پڑھ لیا تھا۔ اور طب پڑھتا تھا وہ شخص اب بھی زندہ ہے۔

قدرت الہی کا عجیب نقشہ ہوتا ہے۔ ایکدن اس نے پوچھا کہ عبدالحق غزنوی کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ نیک آدمی ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا وہ مفتری ہے؟ میں نے کہا ہیں، اسے مفتری نہیں سمجھتا (یہ حسن ظن کا نتیجہ ہے۔ جو حضرت کی فطرت میں ہے۔ ایڈیٹر)

تب اس نے کہا کہ عبدالرحمن لکھو کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ وہ بھی مفتری نہیں۔
اسپر اس نے کہا کہ مرزا۔ عبدالحق۔ عبدالرحمن جب مفتری نہیں۔ تو پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ خدا تعالی کسی کے کان میں کچھ کہتا ہے۔ اور کسی کے کان میں کچھ۔

میں تو ایسے خدا کا قائل نہیں ہو سکتا

اس کی یہہ بات سن کر میرے دل کو بہت دکھ ہوا کہ اس نے ہمارے ڈیرے میں رہ کر اور ہمارا شاگرد ہو کر ایسا بے ادبی کا کلمہ بولا۔ میرا دل گھبرایا اور میں اٹھکر اندر چلا گیا۔ اور اسی حالت میں معاً مجھے غیر طبعی نیند آئی اور اس میں مجھے بتایا گیا۔ کہ مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے؟ یہ کہ انہوں نے قادیان کو دمشق کہا ہے۔ اس وقت اس امر پر اعتراض تھا۔) اس کے جواب میں مجھے اللہ تعالے نے بتایا کہ۔

آج ہم نے سبکو مجاز بولنے پر مجبور کر دیا ہے

اس کے بعد میں بیدار ہو گیا طبعیت کی کوفت جاتی رہی۔ اور میں باہر چلا آیا اور آکر کہا۔ کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ اور ان لوگوں سے کہا کہ اعتراض تو مجاز کا ہے۔ افترا کا نہیں۔ اللہ تعالے نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ آج ان سب کو ہم نے استعارہ پر مجبور کر دیا ہے۔ میرے ساتھہ ان لوگوں کی خط و کتابت نہیں۔ اللہ تعالی جسطرح پر چاہیگا۔ اس حقیقت کو کھولیگا۔

کچھ دن گذرے عبدالحق غزنوی کا خط میرے نام آیا اس سے پہلے کبھی اس کا کوئی خط میرے نام نہیں آیا تھا۔ میں نے اسے دیکھکر عبدالواحد اور اس فلسفی کو کہا کہ آج یہہ پہلا خط ہے۔ اور یہ میرے الہام کی تصدیق کرتا ہے۔ اسے تم آپ کھولو انہوں نے کھولا اور پڑھا تو اس میں لکھا تھا۔

خربت خیرا ای قادیان

یہہ اس نے اپنا الہام لکھا جس میں قادیاں کا نام خیبر رکھا گیا ہے میں نے کہا جب یہ قادیاں کو خیبر کہتا ہی تو دمشق کہنے میں کیا ہرج ہے۔ عبدالواحد نے فوراً لکھا یا کہ یہ عزدماغ ہے میں نے کہا کہ نہیں۔ تم اس کا ایلاب کرو۔ وہ جانتا تھا۔ کہ عبدالرحمن لکھو کے والے محتاط نہیں۔ وہ اگر خط لکھیں گے تو سوچ سمجھکر لکھیں گے۔ مگر اللہ تعالے بڑی طاقت ہے۔ اس کا بھی دوسری تیسری ڈاک میں خط آگیا۔
اونہوں نے مجھے لکھا کہ ہم تمہیں اچھا سمجھتے تھے۔ مرزا صاحب کے ساتھہ تمہارے تعلق سے رنج ہوا ہم نے اللہ سے توجہ کی کہ اس معاملہ کو صاف کر دے اسپر جو الہام ہمیں ہوئے ہیں۔ وہ بالکم وکاست نیچے لکھدئے ہیں۔ پھر نیچے وہ الہامات لکھتے تھے۔ انمیں سے ایک یہ تھا۔

ما سمعنا ہذا فی ملۃ الاخرۃ

یہ کفار کا قول ہے۔ جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آپ کی تعلیم متعلق کہا۔ اور اعتراض کیا۔ پھر خود ہی انکو دبدبا پڑی کہ یہہ تو ہمیں ابوجہل بتاتا ہے۔ ہو نہو اس میں استعارہ ہے۔ اس لیئے اسکے معنے بتائے۔

ای الملۃ المحمدیہ

میں نے عبدالواحد سے کہا۔ اب بتاؤ تیرہ سو برس میں یہ معنے کسی نے نہیں کئے۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ آپ تو معذور ہیں۔
اس واقعہ سے وہ شخص جس نے کہا تھا۔ کہ میں ایسے خدا کا قائل نہیں۔ بول اٹھا کہ میں تو خدا تعالی کا قایل ہو گیا۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہے۔ وہ شخص اب بھی ہماری جماعت میں ہے۔ اور ایک مخلص دوست ہے۔

غرض خدا تعالے نے مجھے بہت سے نشانات دکھائے ہیں۔ اور تم سب اس راستباز کی صداقت کا نشان ہوئی۔
پس مولوی صاحب نے تحریک کی کہ میں یہاں نماز پڑھوں میں اپنے اخلاص کو دیکھتا تھا۔ کہ مخلصانہ وقت میسر آجاوے تو میں آؤنگا۔ پس خدا تعالے نے مجھے وہ موقت دیا۔ اور میں یہاں آیا ہوں میں نے اس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

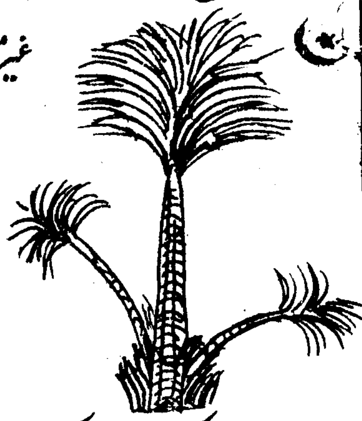
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر معمولی پرچہ الحکم قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء



مولود مسعود

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی



اللہ تعالیٰ کی حمد اور اسکے رسولوں پر سلام خصوصاً حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد سلام اور صلوٰۃ ہو۔ اما بعد آج ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۸ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے موجودہ امام اور مطاع حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مدظلہ العالی کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا جسکی مسعود ولادت نے تین کو چار کر دیا۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو سلسلہ عالیہ احمدیہ ہاں اسلام کیلئے بلکہ نوع انسان کے لئے ایک نشان اور حجت بنائے اور وہ اپنے فیض رساں باپ کیطرح (جسکو خدا نے روحانی اور جسمانی علوم اور فیض کا چشمہ اور ایک قوم کا باپ بنا دیا ہے) دنیا کا باپ ہو اور نافع الناس وجود ہو کر اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض سے متمتع ہونیوالا بنے۔ وہ اسلام کا سچا خادم ہو اور خاندان نور کیلئے فاروقی صفات کا مظہر وہ سچا خادم اسلام ہو۔ اور خدمت اسلام میں اور اللہ کی رضا میں والدین کیلئے نور چشم ہو کہ جیسے قوموں کا امام ہو اور خادم قرآن ہو (آمین) میں صدق دل سے اپنے امام کیحضور خریداران الحکم کیطرف سے اور اپنے خاندان اور اپنے مکرم و مخلص دوست شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی و دیگر ممبران سادہ سنگت کی طرف سے مبارکباد عرض کرتا ہوں مجھے اس بچے کی پیدائش پر خصوصاً اس لئے خوشی ہے کہ میں نے عرصہ گذرا معصوم عبد القیوم مرحوم کی واقع وفات کے بعد میں دیکھا تھا۔ کہ حضرت مولوی صاحب قبلہ کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جسکا نام مظہر قیوم ہے۔ اور اس مبارکباد کی تحریک یہ ہے کہ حضرت نے آج صبح حضرت ام المومنین کی مبارکباد پر فرمایا کہ میں اب تمہارے لئے بہت دعا کروں یا خیرات کروں اس جملہ کے پہلے حصہ نے مجھ کو گدگدایا اس لئے یہ تہنیت نامہ ایک خاص جوش سے پیش کرتا ہوں عجب کیا حریم قدس کے بلند پرواز کی صدا میرے حق میں قبول ہو۔ اور نیم شبی دعا اکسیر کا کام دے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ سے اس مولود مسعود کیلئے پھر دعا ہے کہ وہ والدین کی آنکھ کا تارا اور نور ہو اور انکے فیض تربیت میں دنیا کا نور ہو۔ آمین

طالب دعا

احقر الناس یعقوب علی عفی اللہ عنہ ایڈیٹر الحکم قادیان ضلع گورداسپور

پھر خدا جانے کہ کیا حال زمانہ ہوگا
کون آئیگا پہلی کس کا نہ آنا ہوگا
خدمت دین کا موقع ہے خرمت درپیش
فیصلہ آج ہی کرے گا جو دانا ہوگا۔

کام دنیا کے ہوں کب ختم انہیں رہنے دو
مر دنیا جو ہمیں کہتی ہے وہ کہنے دو
فکر عقبےٰ کی کرو دنیا ہے آخر فانی
زخم دنیا کے ہیں آسان ہمیں سہنے دو

آج ان قومی بزرگوں کو غنیمت سمجھو
ہم کو فرماتے ہیں جو ان کو ہدایت سمجھو
ہم میں ایک نور خدا کا ہے چمکتا دیکھو
دین اسلام میں وہ حق کی ہے نعمت سمجھو

بات وہ سچی ہے جو مرد خدا کہتا ہے
وہ برا سن کے بھی دیکھو تو بھلا کہتا ہے
کچھ تو حسنت کرو آخر کی ہے یعنی دنیا
مصطفےٰ کہتا ہے۔ اور بات صفا کہتا ہے

اکرام محمدؐ

کریں ہم کیوں نہ اکرام محمدؐ | بنا ہے حمد سے نام محمدؐ
ظہور حمد حق احمدؐ سے ہوکر | عطا حق سے ہوا نام محمدؐ
پیو بھر کر کہو الحمد للہ | خدا کا جام ہے جام محمدؐ
فضائل میں بڑھے سب انبیا کی | ملا ہے عرش سے بام محمدؐ
مزین دین ہے باحسن اخلاق | یہ ہے امت پہ انعام محمدؐ
تو ہم تو آپ کے اخلاق پہ تو | مبارک گام ہے گام محمدؐ
نصب الخلق شرح ہے لیلۃ القدر | ہے صبح دین حق شام محمدؐ
خدا ہمارا بڑا ... اسلام | اسی دکھ میں آرام محمدؐ
فدا عشق حق سے جان محمدؐ | یہی حق ہے سرانجام محمدؐ
تمہاری ... ملی ذما وصل | مسلمین پہ ہے اکرام محمدؐ
یہ اندازاں امت پہ نوبخش | ادا کردیں وہ یہ دام محمدؐ
... سلیم ... | کہا ہمیں جو ہے سلام محمدؐ

کمال دین ہے اخلاق نبی میں | یہی سب ہے پیغام محمدؐ
نہیں اعمال میں اگر خلق احمدؐ | تو پھر ہم پر ہے الزام محمدؐ
ہو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
تو روشن کیوں نہ ہو نام محمدؐ

اسلام اور احمدی

کیا زبدۃ المذاہب اسلام ہے ہمارا
مسلم ہیں احمدی ہم یہ نام ہے ہمارا
توحید حق کا چشمہ جاری ہے آب شیریں
ساقی ہے جس کا احمدؐ وہ جام ہے ہمارا
دل صاف ہیں ہمارے انمیں نہیں کدورت
بس صلح و آشتی کا پیغام ہے ہمارا
بندے ہیں جو خدا کے پاینگے وہ خدا کو
حق کی طرف بلانا یہ کام ہے ہمارا
ہم کو بٹھا کے دیکھو پاس اپنے اہل محفل
دلبر جو ہے تمہارا کلثوم ہے ہمارا
خادم ہیں ہم اسی کے ... جس کے نام لیوا
تم مل کے ہم سے دیکھو کیا کام ہے ہمارا
ہم سے پرے نہ ہٹنا اچھی نہیں جدائی
اکرام جو تمہارا اکرام ہے ہمارا۔
اعلاء کلمۃ الحق ہے جان کا اپنی مقصد
اس میں ثمر کیا ہونا اسلام ہے ہمارا
جو عرض و آبرو ہے اس نام سے ہے پیاری
جب نام یہ نہیں پھر کیا نام ہے ہمارا
ہم ملم سے نکل کر بدنام ہو گئے ہیں۔۔
سب سے برا یہ ہم پہ الزام ہے ہمارا
وحدت کی اک لڑی کے ... آبدار موتی
ٹوٹی لڑی ہیں ... کیا دام ہے ہمارا
... ہو ... شرع ...
... کیا ... نام ہے ہمارا
خادم ہو ... ہو ... اطفن
اب فکر ... ہے ہمارا

یہ درد دل کا دکھڑا اپنوں سے ہے عزیزو
ہر وقت ہر جگہ کہرام سے ہے ہمارا
ہو دور بغض و کینہ پیدا ہو دل میں الفت
جنت یہ اپنی حاصل انعام ہے ہمارا

خطبۂ جمعہ

مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۰ء

(ایک دردمندانہ تقریر۔ جو پڑھیں اور دوسروں کو سنا دیں ضرور)

حضرت امیرالمؤمنین نے ۱۸ اپریل کو باوجود ضعف و نقاہت و علالت کے تشریف لا کر مسجد اقصےٰ میں مفصلہ ذیل خطبہ فرمایا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ اما بعد۔ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

جب میں بچہ تھا میں نے اپنے شہر میں اس آیۃ کریمہ کا وعظ سنا تھا تین چار مہینے اس کا وعظ ہوتا رہا ان اللّٰہ مع الذین اتقوا۔ متقیوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے کسی کے ساتھ کسی کا باپ ہے کسی کے ساتھ باپ اور ماں دونوں ہیں کسی کے ساتھ اس کے بھائی ہیں کسی کے ساتھ اس کے دوست کسی کو اپنے جتھے پہ ناز ہے غرض معیت کے سوا انسان خوشحال نہیں ہو سکتا میں نے دیکھا ہے۔ بیوی ہو تب انسان خوش ہوتا ہے۔ حاکم ہو۔ فوج ہو۔ مال و اسباب ہو۔ جب ... کر خوشی حاصل ہوتی ہے معیت کا انسان متوالا ہے۔ میری طبیعت میں محبت کا مادہ ہے میں نے دیکھا کہ محبت بھی معیت کو چاہتی ہے۔ بطال لوگوں میں محبت کا مادہ ہو۔ تو وہ بھی معیت کے متوالے ہوتے ہیں۔ صوفیوں میں ان بطال لوگوں کے متعلق محبت بھی ہے مگر اس سے انکار نہیں کہ معیت کی ... سب میں ہے ... انسان جب سرد ملکوں میں جاوے تو گرم کپڑوں کی معیت ... کا سفر کرے تو پیسوں کی معیت چاہیے غرض انسان معیت بغیر کچھ بھی نہیں۔ مگر خدا کی معیت

مدرسہ تعلیم الاسلام کا نتیجہ انٹرینس

مدرسہ تعلیم الاسلام کا انٹرینس کا نتیجہ نکل آیا ۱۴ طالب علموں میں سے خدا کے فضل سے ۸ طالب علم کامیاب ہوئے اور ایک زیر تجویز ہے۔ خدا کرے کہ یہ بچہ بھی کامیاب ہو احباب دعا کریں۔ یہ نتیجہ دوسرے سکولوں کے مقابلہ میں نہایت قابل اطمینان اور باعث مسرت ہے مدرسہ میں حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب اول رہے ہیں۔ اور یہ خدا تعالےٰ کے فضل کا نشان ہے۔

اس نتیجہ کے قابل اطمینان ہونے پر کچھ شک نہیں اساتذہ مدرسہ تعلیم الاسلام خصوصاً مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر مبارکباد کے قابل ہیں۔ مدرسہ جو ایام جلسہ میں بند رہا۔ اور بعد میں پلیگ کی وجہ سے بند کر دیا گیا تھا۔ ۱۶ اپریل کو کھل گیا۔ بورڈنگ ہوس ابھی باہر ہی ہے۔ اور بورڈنگ ہوس کے انتظام کے متعلق میں اپنے مخدوم خانصاحب محمد اکبر شاہ صاحب کی خدمات کا خصوصیت سے ذکر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ خانصاحب جس محنت جوش اور درد دل سے اس کام کو کر رہے ہیں۔ میں اس کی نظیر نہیں پاتا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ دوسرے ذمہ دار سپرنٹنڈنٹ کام نہیں کرتے مگر حق یہی ہے کہ خانصاحب جس جفاکشی سے کام لے رہے ہیں وہ جفاکشی کی حد تک محدود نہیں۔ بلکہ درد دل کے ساتھ وہ دعاؤں سے کام لیتے ہیں۔ اور راتوں کو مختلف اوقات میں اٹھ کر نگرانی کرنا انکا معمولی کام ہے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ ذمہ دار افسر بھی اس امر سے ناواقف نہیں کہ یہ شخص کس محنت اور دلسوزی سے کام کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ ایسی روح ہم سب میں پیدا ہو۔

مجھے ذاتی علم ہے کہ خانصاحب نے اپنی صحت کو اور اپنے روپیہ کو طلباء کی اخلاقی نگرانی اور بہبودی کے لئے بعض وقت ایسے طور پر قربان کیا ہے کہ اب تک بھی وہ اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ مگر انہوں نے کبھی پسند نہیں کیا کہ کسی کو اس کا علم بھی ہو۔ گو مجھے مشکل ہوا ہے۔ اور یہی ایک بات ہے جس نے میرے دل میں ان کے کام کی عزت کو بڑھا دیا ہے۔ بورڈنگ ہوس کے انتظام میں خانصاحب کے کام کی نظیر ضرور قابل قدر ہے۔ جسپر مفصل میں کہنا چاہتا ہوں وباللہ التوفیق۔

قادیان کا ڈاکخانہ

قادیان کا ڈاکخانہ اب پچاس کے گریڈ میں ہو گیا ہے اور اس سے پہلے ایک کلرک بھی ڈاکخانہ کو مل چکا ہے یکم مئی ۱۹۱۰ء سے ڈاکخانہ میں ڈاک کی روانگی اور رسیدگی دو دفعہ ہو گئی ہے۔ اس تجویز سے قادیان بٹالہ کے برابر ہو گیا ہے اب ہر روز خطوط بہت سے شہروں میں پہونچ سکیں گے۔ ڈاکخانہ میں اس مفید اضافہ کیلئے میں افسران سررشتہ کی توجہ فرمائی کا شکر گذار ہوں۔ میں اس امر کو بھی نہایت مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ اس بارہ میں الحکم کی مساعی بارور ہوئیں۔ یہ امر ہمارے سلسلہ کی روز افزوں ترقی کی دلیل ہے۔ اب ڈاکخانہ میں صرف ایک ضرورت باقی ہے کہ یہاں تار لگائی جاوے۔ ایک سے زیادہ تاروں کی آمد رفت یہاں روزانہ ہوتی ہے۔ اور اگر تار یہاں ہو تو اس سے بھی زیادہ کی صرف توقع نہیں بلکہ یقین ہے بہت سے لوگ حضرت کی خدمت میں تاروں کے ذریعہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اور کرنا چاہتے ہیں۔ اور بعض وقت جب قادیان میں تار کا نہ ہونا انہیں بتایا جاتا ہے تو وہ سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ بہر حال یہاں صرف تار کی ضرورت ہے اور ایڈیٹر الحکم انشاء اللہ العزیز اس بارہ میں پوری کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اور اسے امید ہے کہ ذمہ وار افسر اس جائز درخواست پر غور کرنے کی تکلیف اٹھائیں گے قادیان کے ڈاکخانہ کے پچاس کے گریڈ میں آجانے کی وجہ سے سابق سب پوسٹ ماسٹر بابو اللہ دتا کو یہاں سے تبدیل ہو کر گورداسپور جانا پڑا اور بابو عبدالمجید صاحب یہاں سے تبدیل ہوئے جن سے توقع کرنی چاہئے کہ وہ قادیان کی پبلک کو اپنے اخلاق اور عمدہ سلوک سے خوش رکھنے کا موقعہ دیں گے بابو اللہ دتا صاحب کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ افسران ڈاکخانہ بخوبی جانتے ہیں کہ وہ اپنے ڈیوٹی میں ایک خاص ہمت اور استعداد کا آدمی ہے۔

دارالامان کی خبریں

۱ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ قرآن شریف کا درس ہو رہا ہے۔

۲ حضرت مسیح موعود مغفور کا خاندان خدا کے فضل سے اچھا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر احمد صاحب کو کالج میں داخل کرانے کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب جو کام کر رہے ہیں وہ نہایت عجیب اور قابل شکرگذاری ہے آپ نے کالجوں کے طلباء میں عربی تعلیم کا شوق پیدا کرنے کے لئے خود انکی تعلیم کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لیا ہے۔ ایسے طالب علم جو کچھ دنوں کیلئے بھی قادیان آجاتے ہیں۔ ان کیلئے آپ نے ایک کورس تجویز کیا ہے اور آپ انہیں پڑھاتے ہیں۔ اور مستقل طور پر بھی بعض طالب علموں کی تعلیم کی طرف آپ متوجہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی ان مساعی جمیلہ کو بہترین نتائج کا موجب بنا وے اور آپ کو نظر بد سے بچا کر امید ہائے قوم کا بارور شجر بنائے۔ آمین

۳ علیگڈھ کی کانفرنس پر مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی شیر علی صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کو بھیجا گیا ہے۔

۴ جناب مولوی محمد علی صاحب ۱۶ اپریل ۱۹۱۰ء میں بہرہ اپنی اہلیہ کو لینے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ مع الخیر واپس قادیان پہونچ گئے ہیں۔

۵ بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ بورڈنگ ہوس عارضی چھپروں میں ابھی باہر ہی ہے۔

سے بڑھکر بھی کوئی معیت نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت موجود ہے ۔ سونے جاگتے پس خدا تعالے فرماتا ہے کہ اگر تم میری معیت چاہتے ہو ۔ تو تقویٰ اختیار کرو ۔ تقویٰ میں تمام عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ آ جاتے ہیں ۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی محسنون فرمایا ہے اور احسان یہ ہے ۔ کہ خدا تعالے کی ایسی عبادت کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو ۔ یا کم از کم یہ کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے ۔

میں اسوقت بڑی مشکل سے یہاں آیا ہوں میرے سر میں ایسا درد ہے جیسا کوئی سر پر کلہاڑی چلاتا ہے ۔ میں نے اس مرض میں اپنی اور تمہاری حالت کا بہت مطالعہ کیا ہے ۔ بعض اوقات مجھکو اپنی آنکھوں کا بھی ڈر ہوا ہے ۔ بعض اوقات العین حق کا بھی خیال آیا ہے ۔ غرض عجیب عجیب خیالات گذرے ہیں ۔ ان میں سے ایک بات تمہیں سناتا ہوں میرا ارادہ تھا ۔ کہ میں صرف عربی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہہ کر بیٹھ جاؤں ۔ مگر قدرت ہے جو مجھ کو بلالائی ہے ۔ اس واسطے یوں ہی سمجھ لو ۔ کہ میرا آخری کام ہے یوں بھی سمجھ لو کہ یہ آخری دن ہے ۔ تم لوگ بھی یہاں اکٹھے ہوئے تھے ۔ گردیل ۔ انجمن حمایت الاسلام علی گڑھ والے بھی اکٹھے ہوئے ہیں وہاں بھی رپورٹیں پڑھی گئی ہیں ۔ یہاں بھی ہمارے رپورٹر نے بھی رپورٹ پڑھ دی کہ اتنا روپیہ آیا ہے ۔ اتنا خرچ ہوا ۔ پر میں سوچتا ہوں کہ یہ لوگ یہاں کیوں آئے ۔ یہ روپیہ تو بذریعہ منی آرڈر بھی بھیج سکتے تھے ۔ اور رپورٹ چھپکر ان کے پاس پہونچ سکتی تھی ۔ میرے اندازہ میں جو یہاں آدمی آئے تین ہزار سے زیادہ نہ تھے ۔ پھر یہ لوگ شاہد تھے ۔ وہ اگر مجھ سے علیحدہ ملتے تو میں ان کے لیئے دعائیں کرتا انہیں کچھ نصیحتیں دیتا ۔ لیکن افسوس کہ اکثر لوگ اس وقت آئے کہ لوجی ! السلام علیکم یکہ تیار ہے ۔ تم یاد رکھو ۔ میں ایسے میلوں سے سخت متنفر ہوں ۔ میں ایسے مجمعوں کو جن میں روحانی تذکرہ نہ ہو سخاوت کی نظر سے دیکھتا ہوں ۔ یہ روپیہ تو وہ منی آرڈر کرکے بھیج سکتے تھے اس طرح بہت سا خرچ جو مہمانداری پر ہوا وہ بھی محفوظ رہتا ۔

یہاں کے مہمانداروں نے بھی افسوس دنیا کی طرف توجہ کی ۔ ورنہ تھا کہ جلسہ باہر نہ ہو شہر میں ہو ۔ ہماری چیزیں نکمی تھا وہیں ۔ میں ایسے اجتماع اور ایسے روپیہ کو جو دنیا کے لیئے ہو ۔ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں ۔ جو سن رہا ہے ۔ وہ یاد رکھے اور دوسروں تک یہ بات پہونچا دے ۔ میں اسی غم میں پگھل کر بیمار بھی ہو گیا ۔ کیا اچھا ہوتا کہ تم میں سے جو تمہاری باہر کی جماعتوں کے سکرٹری و عمائد آئے تھے ۔ وہ مجھ سے علیحدہ ملتے ہیں ۔ ان کو بڑی نیکیاں سکہاتا اور بڑی اچھی باتیں بتاتا ۔ لیکن افسوس کہ ہماری صدر انجمن نے بھی ان کو یہ بات نہ بتائی ۔ اس لئے مجھکو ان سے بھی رنج ہے ۔ کیا آیا کتنے روپے جمع ہوئے ہم کو اس سے کچھ بھی غرض نہیں ۔

ہمکو تو صرف خدا چاہیئے

مجھکو نہیں معلوم کہ کیا آیا مجھ کو اس کی مطلق پرواہ نہیں ۔ پھر میں کہتا ہوں کہ خدا تعالے کو مقدم کرو ہماری کوششیں اللہ کے لیئے ہوں اگر یہ نہو تو پائی سکول کیا حقیقت رکھتا ہے ۔ اور اسکی عمارتیں کیا حقیقت رکھتی ہیں ۔ ہمیں تو ہمارا مولیٰ چاہیئے اپنے احباب کو خط لکھو ۔ اور ان کو تنبیہ کرو ۔ میں تو لاہور اور امرتسر کے لوگوں کا بھی منتظر رہا کہ وہ مجھسے کیا سیکھتے ہیں ۔ لیکن ان میں سے بھی کوئی نہ آیا ۔ میں چاہتا تھا ۔ کہ لوگ میری زندگی میں متقی اور پرہیزگار بنیں اور دنیا اور اس کی رسموں کی طرف کم توجہ کریں ؎

نظم مبارک

یعنے وہ نظم جو مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے سالانہ جلسہ پر پڑہی

(خطاب بحضور صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد)

اے آنکہ از عنایت حق برگزیدۂ
بر نہر استقامت و صبر آفریدۂ
فرزند ارجمند مسیحا ...

تو یادگار حضرت احمد رسیدہ
من آنچہ دیدم از غم ہجران آں نگار
زاں پیشتر ستودۂ آفاق دیدۂ
در گلستان ملت اسلام بلبلی
نے نے بباغ صدق گل نو دمیدۂ
تو بلبلے کہ طوطی شکر فشان قدس
بر شاخ سبز نخل صداقت پریدہ
گیرند راستان ز کام معطرت
کز بوئے عطر معرفت حق شمیدہ
آشفتہ کے دیدم ز پریشانی دلت
آشفتہ وار در پے جاناں دویدۂ
انداختی درون دل مضطرم چہ تاب
ای جان من چگونہ بفرقت طپیدہ
بس جبر تم فرو د قرار و ثبات تو
صد جو ر غم بخاطر عاطر کشیدہ
در حیرتم ز بسط خیال عمیق تو
ہر جا لعب بدین محمد تنیدہ
وادی پر ہر دوان طریقت متاع دل
وز کمر ہان دشمن فلاں بریدۂ
بروئے خادماں در رحمت کشودہ
چو شاخ بار دار بالفت خمیدہ
از روئے دلفریب تو آب حیا چکد
شیر از میان تندی طہارت کشیدۂ
بگذاشتی ہر آنچہ خلاف تقی بود
در حال و قال خویش تقدس گزیدہ
منفی تر ست از ہمہ شہب فلاں تو
کافر قرینہ بیں سیرت چکیدہ
بینم وقار اہل کرامت بروے تو
چوں راستان اہل صفا آرمیدۂ
ہم بر بت بہائے شباب و تنبار حسن
ہم سر ز جیب علم و ہدی بر کشیدۂ
باشد صبا دکہ ... ایمنند دل حزیں
در تمیں نصرت احمد رسیدۂ
ہم باشیر تو ... درین کار ذو الجلال ...

سے علوم و احکام سے معلوم نہیں ہو سکتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ اذا زلزلت الارض اور القارعہ آہستگی کے ساتھ پڑھنا اور اس کے مطلب میں غور تامل کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ بغیر سمجھے جلدی جلدی البقرہ و آل عمران پڑھ جاؤں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ جلدی جلدی قرآن شریف پڑھ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ شخص نہ تو چپ ہی ہے۔ اور نہ قرآن ہی پڑھتا ہے۔

جو شخص ان پڑھ ہو اور قرآن شریف کے معنے نہ سمجھتا ہو۔ اس کے لئے بھی بہتر یہی ہے۔ کہ آہستگی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرے جلدی جلدی نہ پڑھے۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے۔ کہ قرآن پڑھو اور روؤ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جب سبحان الذی میں آیت سجدہ پڑھی جائے تو سجدہ کرنے میں جلدی نہ کرے بلکہ خدا کے سامنے رو لے اور عجز و زاری کے ساتھ سجدہ کرے اگر اس وقت آنکھ سے آنسو نہ نکلتا ہو تو بھی دل سے خضوع و خشوع کے ساتھ سجدہ ادا کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قرآن اندوہ غم کے لئے نازل ہوا ہے۔ جب قرآن مجید پڑھو تو اپنے آپ کو اندوہگین بنا لو۔ اور جو شخص قرآن شریف کے احکام اور اس کے وعدے وعید میں تامل کرتا ہے۔ اور پھر اپنی عاجزی اور ناچاری کو دیکھتا ہے۔ تو وہ ضرور اندوہگین ہوتا ہے۔ بشرطیکہ اس پر غفلت کا پردہ نہ ہو۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ہر آیت کا حق ادا کرے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ یعنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت شریف تھی کہ تلاوت قرآن میں جب آپ آیت عذاب پر پہنچتے تو استعاذہ کرتے اور جب رحمت پر پہنچتے تو خدا سے دعا کرتے اور آیت تنزیہ میں تسبیح کرتے اور شروع کرتے وقت اعوذ باللہ پڑھتے اور جب تلاوت سے فارغ ہوتے تو اس طرح دعا کرتے۔

اللھم ارحمنی بالقرآن واجعلہ لی اماماً و نوراً وھدی ورحمۃ۔ اللھم ذکرنی منہ ما نسیت وعلمنی منہ ما جھلت وارزقنی تلاوتہ آناء اللیل واطراف النھار واجعلہ حجۃ لی یا رب العالمین

اور تلاوت کرنے والے کیلئے واجب ہے۔ کہ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو تکبیر کہکر سجدہ کرے۔ سجدہ تلاوت کے لئے تشہد اور سلام کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں طہارت اور ستر عورت کا لحاظ ضروری رکھنا چاہیئے۔

پانچویں بات یہ ہے۔ کہ اگر اُسے ریا کا خوف ہو۔ یا ایسی صورت ہو۔ کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اُس کے باآواز بلند قرآن پڑھنے سے اسکی نماز میں خلل پڑ جانے کا خیال ہو تو قرآن کی تلاوت آہستہ آہستہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر ان دونوں باتوں کا خوف نہ ہو تو بھی اولے اور بہتر ہے۔ کہ قرآن شریف آواز سے پڑھا جائے۔ کیونکہ خبر میں ہے۔ کہ آواز سے قرآن پڑھنے کا فضل چپکے چپکے پڑھنے پر ایسا ہی ہے جیسا علانیہ خیرات دینے سے چھپکر خیرات دینے کا فضل ہے۔

چھٹی بات یہ ہے کہ خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھنا چاہیئے مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ خوش آوازی کے ساتھ گانے والوں کی طرح تال سُر سے بھی کام لے۔ بلکہ اس طرح گانے کی طرز پر قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ اسطرح پڑھنے سے قرآن شریف کی نہایت بے ادبی ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہ کے غلام کو دیکھا۔ کہ وہ نہایت خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھتا ہے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی جعل مثلہ فی امتی یعنے آپ نے اس بات پر خدا کا شکر ادا کیا کہ ایسا خوش آواز شخص آپ کی امت میں ہے۔ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی تاکید کا سبب یہ ہے کہ جسقدر خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھا جائے گا۔ اسیقدر زیادہ اثر دل پر ہوگا۔ اسلئے جہانتک ممکن ہو۔ تلاوت قرآن مجید کے وقت مندرجہ بالا چھ باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(ک ز ل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نظم حامد

رباعیات

حق کی توحید ہے اسلام خدا کافی ہے
اور اسلام ہے قرآن یہ ہدا کافی ہے
آئنہ خلق محمد کا ہے سارا قرآن
کامل انسان ہے وہ راہنما کافی ہے

علم قرآن سے ملتی ہے شریعت اُسکی
سنت پاک ہی اسکی ہے طریقت اسکی
اسی سنت کا نتیجہ ہے۔ وصال محبوب
واصل ہوئے ہے یہ ہی حقیقت اُسکی

یوں تو ہر چیز کو دنیا کی فنا ہونا ہے
اور فنا ہوکے حوالہ بخدا ہونا ہے
خود سپردن میں ہیں اسلام کے معنی ظاہر
اس کی خدمت میں فنا ہوکے بقا پانا ہے

سارے انسان تجارت میں ہیں دیتے لیتے
پیچھے لیتے ہیں وہی جو کہ ہیں پہلے دیتے
بس رہِ دین میں اسی طرح ہے دینا لینا
کیوں نہیں کرتے تجارت نہیں دیتے لیتے

لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص کا حال اچھا ہے
پاس جس شخص کے دنیا کا یہ مال اچھا ہے
ہم تو قائل نہیں جب تک نہ ہو انجام بخیر
حال اچھا ہے وہی جس کا مآل اچھا ہے

باندھ لو گرہ میں یہ ہیں کام کی باتیں صاحب
پھر سدا رہتے کے یہ دن ہیں نہ راتیں صاحب
آج احباب کے جلسے ہیں ہیں مگر ہونے
کل خدا جانے ہیں کیا موت کی گھاتیں صاحب

رسالہ جاری ہوا ہے۔ اس وقت سے ۱۹۰۹ء کے آخر تک ۹-۰-۹۴۴ کا نقصان ہوا ہے۔

حاضرین یہ رسالہ ذاتی رسالہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک قومی رسالہ ہے۔ اور اس کے فوائد قومی فوائد ہیں۔ اس لئے ایسی حالت میں جبکہ رسالہ ہر سال کم و بیش کچھ نہ کچھ نقصان اٹھاتا ہے۔ میں آپکی خدمت میں ایک اپیل کرتا ہوں اور وہ اپیل روپیہ کے لئے نہیں ہے نہ میں آپ سے اسوقت کچھ روپیہ اس غرض کے لئے مانگتا ہوں۔ نہ میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنے گھر نہیں جا کر بھیجیں۔ بلکہ اپیل صرف خریداروں کی ترقی کے لئے کرتا ہوں آپ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو ترغیب دیں۔ یہی ایک سبیل ہے۔ جس سے امید پڑتی ہے۔ کہ انشاءاللہ تعالےٰ یہ رسالہ نقصان کی حالت سے نکل جائیگا۔ اس لئے میں آپ صاحبان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ یہاں سے واپس جاتے ہوئے میری عرض کو بھول نہ جائیں۔ یہ رسالہ تشحیذ الاذہان کی ترقی کے بارہ میں ابھی کہہ چکا ہوں۔

دارالکتب احمدیہ

دوسرا کام جو انجمن نے کیا ہے۔ وہ دارالکتب احمدیہ کا اجرا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد انجمن نے ضروری سمجھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں ایک دارالکتب یا لائبریری کھول جائے۔ چنانچہ نومبر ۱۹۰۸ء کے پرچے میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ سالانہ جلسہ میں دارالکتب کا افتتاح کیا جاویگا۔ مگر بوجہ اسکے کہ دارالکتب کے افسر یعنی حضرت صاحبزادہ صاحب کو اشاعت دین کے لئے سفر پیش آ گیا اس لئے وہ دارالکتب کے افتتاح کے لئے تیار نہیں ہو سکے تھے۔ لہذا سال زیر رپورٹ میں دارالکتب کا افتتاح کیا گیا۔

کتب - ۱۹۰۸ء کے آخر تک دارالکتب احمدیہ میں قریباً ۹۰۰ کتابیں تھیں۔ اور پھر ۱۹۰۹ء کے آخر تک ۱۱۸۵ کتب تھیں اور خدا تعالےٰ کے فضل سے پندرہ سو سے کچھ زائد کتابیں ہیں۔

ان کتابوں میں حضرت صاحب کی کتاب کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ سوائے ایک دو کے حضرت صاحب کی تمام تصانیف اس لائبریری میں موجود ہیں۔ حضرت صاحب کی کتب کے علاوہ دیگر بزرگان ملت کی بھی اکثر کتابیں ہیں جو ہمارے سلسلہ کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ پھر کتب تفسیر اور کتب حدیث کے علاوہ ہر ایک علم کے متعلق بہت سی کتابیں ہیں۔ اور بہت سی قلمی کتب بھی دارالکتب میں موجود ہیں۔

اگرچہ یہ سال دارالکتب کا پہلا یکسال تھا۔ اور عام لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھانیکی بہت ہی کم کوشش کی لیکن پھر بھی ان احباب کے علاوہ جو دارالکتب میں تشریف لاکر اخباروں اور کتابوں سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ قریباً ڈیڑھ سو کتابیں دارالکتب کے افتتاح سے دسمبر ۱۹۰۹ء تک باہر گئی اور دن بدن خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ تعداد ترقی پر ہے

آمد و خرچ - دارالکتب احمدیہ کی مستقل آمد کوئی نہیں ہے۔ بلکہ مختلف اوقات میں مختلف چندوں کی فہرست کھولی جاتی ہے۔ اور اسطرح چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی آمدنی دارالکتب احمدیہ کیلئے ۱۹۰۸ء میں ۶-۰-۱۵۱ ہوئی ہے۔ اور سال زیر رپورٹ میں ۶-۱۲-۲۰۸ ہوئی ہے گویا کل آمد ۰-۱۳-۳۵۹ ہوئی تھی جسمیں سے ۹-۹-۲۶۳ خرچ ہوئے گویا ۱۹۰۹ء کے آخر پر ۳-۳-۹۶ جمع تھے۔ مگر یہ رقم دراصل نفع نہیں ہے۔ کیونکہ جب رقم مذکورہ خرچ ہو چکی تھی۔ تو انجمن نے یہ تجویز کی کہ دارالکتب احمدیہ کی کوئی مستقل آمدنی کی صورت کی جاوے۔ چنانچہ اس پر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ جسقدر چندہ جمع ہوتا جاوے اسکو محفوظ رکھا جاوے اور دارالکتب کے ماہواری اخراجات صدر انجمن کے فنڈ سے بطور قرضہ دیئے جاویں۔ جب ایک کافی رقم جمع ہو جاوے۔ تو اس سے کوئی تجارت کی جاوے تو اس سے فائدہ کی صورت نکل آوے۔ چنانچہ اس ریزولیوشن کے ماتحت قریباً ۲۰۰ سو خرچ مذکورہ بالا کے علاوہ رسالہ کی مد سے خرچ کیئے گئے۔ اس لئے دارالکتب احمدیہ کے فنڈ احباب کی خاص توجہ کے قابل ہیں ۔

بیزاری

لاہور سے المجدد نام ایک ماہوار اخبار یا رسالہ نکلتا ہے۔ اس میں ایک مضمون پلید اور اس کا مشن شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون جس سپرٹ میں لکھا گیا ہے ہرچند وہ آریوں کی بدلسانی اور دریدہ دہنی کے جواب میں دفاعی رنگ اپنے اندر رکھتا ہے لیکن اسلام بااین نرمی اور متانت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے میں اس مضمون کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ مجھے مسلمان اخبارات پر افسوس ہے۔ کہ وہ اپنے اخباری لٹریچر کے مذاق کو گرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور آواز نہیں اٹھا سکتے۔ اگر اس قسم کے مضامین پر اظہار افسوس کیا جایا کرے تو آئندہ کسی بھی اخبار نویس کو ایسی جرأت نہ ہو۔ یہ سچ ہے کہ ہم دردرسیدہ ہیں ہم مظلوم ہیں۔ آریوں نے ہمارے بزرگوں کی سخت توہین کی ہے اور گالیاں دی ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم آپے سے باہر ہو کر انکو ترکی بہ ترکی جواب دیں۔ میں جانتا ہوں کہ المجدد الحکم کی اس رائے سے سخت برافروختہ ہوگا مگر میں حق کے کہنے میں اسکی پرواہ نہیں کرتا میں مسلمانوں کے اخبارات کی اخلاقی جرأت سے امید کرتا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اپنی وقعت کو کم کرنا نہیں چاہتے اور اپنے اخلاقی سٹینڈرڈ کو گرانا نہیں چاہتے تو انہیں بلا اتفاق اس قسم کے مضامین پر اظہار ناراضی کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اس قسم کی کمزوریاں اور ایک کی غلطی کا خمیازہ پھر سب کو بھگتنا پڑتا ہے+ المجدد کے ایڈیٹر صاحب سے بھی میں توقع کرتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل سے میرے اس ریمارک کو پڑھینگے اور اپنے نام کی رعایت سے کم از کم آئندہ اس قسم کی تحریروں سے پرہیز کریں گے۔ آریہ اخبارات اگر ہمارا دل دکھانے کیلئے جھوٹے واقعات گھڑنے کی کوشش کریں

+ [illegible]

خلافت اور اصلاح

اصلاح شیعہ کمیونٹی کا ایک رسالہ ہے۔ اس میں الحکم کے اس مضمون پر جو مولوی شبلی نعمانی کی تجویز "ملائے اعظم" پر لکھا گیا تھا۔ تنقید کی ہے۔ اور اس کے بہت بڑے حصہ کو نقل کرنے سے پہلے بتایا ہے۔ کہ

"اب قادیانیوں نے بھی شیعہ اصول کے سامنے سر جھکانا شروع کر دیا ہے۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ بیشک خلیفہ کو منجانب اللہ ہونا چاہیئے"

مجھے شیعہ کمیونٹی کے کسی ایسے اصل سے جو قرآن مجید میں بتایا گیا ہو۔ کبھی تخالف نہیں ہو سکتی۔ اور مجھے کیا کسی بھی مسلمان کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ بعض شیعی معتقدات جو انہوں نے آپ اختراع کر لئے ہیں ان سے کسی نیکدل مسلمان کو اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے تو تعجب ہے کہ ایک شیعہ جس کے مذہب میں تقیہ کرنا درست ہو اس کی کسی بات پر ہم اعتبار کیوں کر سکتے ہیں۔

میں ان شیعی معتقدات پر مناظرہ کا سلسلہ الحکم میں قائم کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ البتہ میں اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جو اصلاح کے ایڈیٹر صاحب نے پھیلانی چاہی ہے۔ میرے اس اعتقاد سے کہ خلیفہ منجانب اللہ ہونا چاہیئے ایڈیٹر اصلاح انتخابی سسٹم کو مدنظر رکھ کر خلافت راشدہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں انہیں کھول کر بتاتا ہوں کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے جیسا کہ قرآن مجید کے مختلف مقامات اسکی شہادت دیتے اور تائید کرتے ہیں۔ مثلاً انی جاعل فی الارض خلیفہ بے شک میں الارض میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں یا داؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض اور ایسا ہی آیت استخلاف ہم ا نکو بیچ زمین کے خلیفہ بنائینگے۔

غرض یہ بڑی محکم اور مضبوط اصل ہے۔ کہ دنیا میں خلافت حقہ راشدہ کا قائم کرنا حضرت حق سبحانہ تعالیٰ ہی کا کام ہوتا ہے۔ یہ کسی انسانی ہاتھ یا طاقت کا کام نہیں۔ کہ وہ خلافت حقہ کی گدی پر بیٹھ جاوے۔ خلافت راشدہ بالکل اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے تھی اسمیں انسانی تجویز اور انتخاب کا دخل نہ تھا۔ ورنہ اگر منشاء الٰہی کے ماتحت صدیقی اور فاروقی خلافت نہ تھی۔ تو جناب امیر کیوں بلا فصل خلیفہ نہ ہو گئے

ہاں یہ امر دیگر ہے۔ کہ منشاء الٰہی کے ماتحت قلوب میں ایک جذب اور کشش پیدا ہو کر وہ اسی وجود کی طرف جھک جاویں۔ جو امر الٰہی کے ماتحت خلیفہ ہونے والا ہے۔

اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو پھر مشیت ایزدی پر انسانی تدابیر کا فوق اور غلبہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ مشیت ایزدی میں منصوص خلافت تو جناب امیر کی تھی۔ اور اس پر متمکن ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

افسوس ہے۔ ہمارے دوست خدا کے قول اور فعل کو باہم متحد کر کے نہیں دیکھتے۔ بلکہ الگ الگ رکھتے ہیں۔ خلیفہ بنانا خدا ہی کا کام ہے۔ مگر وہ بطرز جبر چاہتا ہے۔ خلیفہ بناتا ہے۔

ایک خلافت بر رنگ رسالت ہوتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کامل تجلی ہوتی ہے۔ وہاں انسانی تدبیر کا کچھ بھی دخل نہیں ہوتا۔ لیکن دوسری خلافت جو اس رسالت کی لوا کے نیچے ہوتی ہے۔ اس میں انتخاب کو بھی گونہ دخل ہوتا ہے۔ مگر کل قلوب کو اسی ایک وجود کی طرف متوجہ کر دینا یہ ارادہ الٰہی کی دلیل ہوتی ہے۔ اسکو خلافت بالسکینۃ بھی کہتے ہیں۔ اسکی تصریح سورۃ بقر کے ۳۲ ویں رکوع میں واقعہ طالوت میں ہوتی ہے ایسے انتخاب کو انسانی انتخاب کہنا میری دانست میں یاں میرے اعتقاد میں غلطی ہے بلکہ گناہ ہے۔ یہ میرا ذاتی عقیدہ ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے کسی کو (خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی) اختلاف بھی ہو۔ مگر میں ایسا ہی یقین کرتا ہوں۔ اس لئے۔ خلافت راشدہ میں جو انتخاب ہوتا ہے۔ وہ اس آیت کے ماتحت ہوتا ہے جو لیستخلفنھم میں بصیغہ جمع ہے۔ اسمیں دوسرے وسایط کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر انتخاب فی نفسہ کوئی بری چیز ہے تو پھر جناب امیر کی خلافت بھی معرض شک میں ہوگی

پس ایڈیٹر صاحب اصلاح کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بالکل سچ ہے کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور ایسے فتنہ کے وقت جبکہ ایک نبی یا اسکا عظیم الشان نائب اور خادم دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ محض انسانی منصوبہ اور تجاویز کسی کو اسکی قائممقامی پر منتخب نہیں کر سکتے

خدا تعالیٰ خود اس وجود کو چن لیتا ہے

اور لوگوں کے قلوب میں اس کے لئے سکینہ نازل کر دیتا ہے۔ اور وہ خوف جو فتنہ و فساد اور جھگڑے جدال کا ہوتا ہے۔ امن سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ سکینت اور یہ امن دلیل ہوتی ہے۔ اس امر کی کہ

وہ انتخاب خدائی انتخاب ہے

افسوس یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر اصلاح خلافت راشدہ اور ملک گیری میں تفرقہ نہیں کرتا تؤتی الملک من تشاء یہ بجائے خود درست ہے۔ اور ہم اسپر ایمان لاتے ہیں خدا ہی بادشاہ بناتا اور حکومت عطا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اسکا انکار ایڈیٹر اصلاح کو ہو تو میں قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کا کلام یقین کر کے اسکے انکار کی جرأت کرنے والے کو مومن بالقرآن نہیں کہہ سکتا۔ تعجب ہے۔ ایڈیٹر اصلاح اس نص صریح سے انکار کرتا ہے۔

افتؤمنون ببعض الکتٰب وتکفرون ببعض

خلافت راشدہ کے ساتھ حکومت بھی ہو۔ یہ جدا امر ہے۔ مگر دراصل خلافت راشدہ کا کام تطہیر قلوب و تصفیہ نفوس ہوتا ہے۔ بہر حال میں ایڈیٹر اصلاح کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ صدیقی فاروقی خلافت حقہ و راشدہ تھی۔ اور وہ کسی شخص یا تجویز کے بنائے ہوئے خلفاء نہ تھے۔ بلکہ خدا نے خلیفہ بنایا۔ اور یہی وجہ تھی کہ جناب امیر نے بھی (رضی اللہ عنہ) شرح صدر سے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے طرز عمل سے دکھا دیا کہ ہاں یہی خلافت راشدہ ہے۔ اسی کا نمونہ آج ہم نے دیکھا ہے اور اسی رنگ میں خدا تعالیٰ نے مہدی خلیفۃ اللہ المہدی امام منتظر کی جانشینی کے وقت قلوب میں ایک جنبش پیدا کر دی تو سب نے بالاتفاق نور الدین کو انت صدیقنا کہکر بیعت اطاعت وارتضا کر لی اور قسمت فقط نار عالم میں ایک نفس بھی نہ تھا جو اسکو حق اور خدا ہی فیصلہ تسلیم نہ کرتا ہو

اگرچہ یہ ممکن ہے۔ کہ کئی صدیاں گذرنے پر کوئی ایسا وجود بھی (خدا نہ کرے کہ کبھی ہو) ہو جو اسے محض انتخاب سمجھتا ہو۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ وہ خدائی انتخاب ہے۔ میں نے خلافت حقہ و راشدہ کے متعلق اپنے عقیدہ کو صاف کر دیا ہے۔ اب اصلاح اسکے فائدہ اٹھائے یا بنائے انکار اختیار کرے۔

تبلیغ و اشاعت اسلام

اشاعت اسلام کے متعلق مجھے متعدد مرتبہ الحکم میں لکھنے کا اتفاق ہوا ہے ۔ اور یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ میں اسپر بہت کچھ لکھنے کی ضرورت سمجھتا ہوں یہ زمانہ جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ اشاعت اسلام کے لئے ازل سے بہترین زمانہ مقدر ہو چکا ہے ۔ حکومت برطانیہ نے جو آزادی اور امن اور اشاعت مذہب کے لئے اسباب اور ذرائع مہیا کئے ہیں ۔ اگر انکا شکریہ ادا نہ کیا جائے ۔ تو سخت کورنمکی ہے ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور اس کے موجودہ امام نے اس ضرورت کو مذہبی فرض قرار دیا ہے ۔ اور اپنی قوم میں اس روح کو پھونکدیا ہے ۔ کہ وہ تاج برطانیہ کے لئے وفادار خادم ہوں ۔

غرض امن اور آزادی اور پریس کی برکت نے مسلمانوں کو تبلیغ کے کام کے لئے زیر توجہ کر دیا ہے ۔ اور یہ ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے ۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام پر حملے کر رہے ہیں ۔ اور اپنے ان مذاہب کو جو کبھی دنیا میں مشنری مذہب تسلیم نہیں کئے گئے مشنری مذہب کے مقابلہ پر کھڑا کیا ہے ۔

زمانہ کی رفتار کے ساتھ مذہبی تقریروں اور مباحثات کا رنگ بھی بدلتا جاتا ہے ۔ ایک وقت تھا کہ صرف دور از قیاس حکایات اور روایات کا بیان کرنا ۔ ایک واعظ اپنے حسن بیان اور کامیابی کا ذریعہ سمجھتا تھا ۔ مگر اب ایسے واعظ بے اثر مضحکہ عوام بن رہے ہیں ۔ ایسا ہی مناظرات مذہبی میں الزامی جوابات رونق محفل ہوا کرتے تھے ۔ مگر اب حقیقی جوابات کی طرف توجہ ہو رہی ہے ۔ یہ سب کچھ کیوں ہے ؟ دنیا مانے یا نہ مانے مگر دراصل یہ اسی روحانیت کا اثر ہے ۔ جو اس وقت مسیح موعود کے ذریعہ سے پھیل رہی ہے ۔

اور اس وقت اگر تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے قدم نہ اٹھایا گیا ۔ تو خدا تعالے کی اس نعمت کی سخت ناقدری ہوگی ۔ میں عرصہ سے یہ تحریک کر رہا ہوں اور دہلی میں رہ کر میں نے تجربہ کیا ہے ۔ اور میرے اس تجربہ پر اب خواجہ کمال الدین صاحب کا تجربہ مزید شہادت ہے کہ مسلمان حقایق اور معارف کے بھوکے اور پیاسے ہیں نہ مسلمان بلکہ ہر شخص ۔ اسوقت تبلیغ کا میدان ہمارے لئے بہت وسیع ہے ۔ عام مسلمانوں کو سلسلہ کی طرف سے بدظن کرنے میں ہمارے مخالفوں نے بہت بڑی کوشش کی تھی ۔ مگر اب وقت آگیا ہے ۔ کہ مخالفت کے بادل بکھر جاویں ۔ اور یہی امر اللہ تعالے چاہتے ہے تو اسوقت کے لئے مقدر تھا کہ اس کے عہد میں سلسلہ عالیہ کی اشاعت عام ہو ۔ اور عام منافرت دور ہو کر قبولیت پھیل جائے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ تعالی کی ان تقریروں نے جو سالانہ جلسہ پر ہوئی ہیں ۔ علما قوم میں ایک تحریک پیدا کر دی ہے ۔ اور وہ وقت قریب ہے ۔ کہ حق گو زبانیں بلا خوف لومۃ لائم بولیں گی ۔ اور یوسف کی طرح اس سلسلہ کے ان الزامات سے بریت کریں گی ۔ جو غلط فہمی سے اسپر لگائے گئے ہیں ۔

تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ایک خاص فنڈ کی ضرورت ہے ۔ اور تبلیغ کے کام کے لئے جو رقم اس سال کے بجٹ میں رکھی گئی ہے ۔ اسکو زیادہ کارآمد بنانے کے لئے اس امر کی حاجت ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں لیکچروں کا ایک سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور ہدایت کے ماتحت شروع کیا جائے ۔ میں اس تحریک کو اس لئے بذریعہ اخبار پبلک کرتا ہوں کہ جماعت میں اس کے لئے خیر مقدم کہنے والے کھڑے ہوں ۔ پھر حضرت امام کو توجہ دلائی جاوے ۔

اللہ تعالے جسطرح پر آپ کے دل میں ڈالے اسکے موافق اس کام کو شروع کرنے کے لئے قدم اٹھایا جائے میری اپنی سمجھ میں ذیل کے شہر اس قابل ہیں ۔ کہ وہاں کم از کم سات سات لیکچر ہوں ۔

میرٹھ ۔ دہلی ۔ علی گڈھ ۔ بنارس ۔ لکھنو ۔ رنگون ۔ کلکتہ ۔ الہ آباد ۔ بمبئی ۔ مدراس ۔

بہرحال اشاعت اسلام کے لئے ایک باقاعدہ کام کرنے والی جماعت کی بھی ضرورت ہے ۔ اس وقت نصرت آسمان سے نازل ہو رہی ہے ۔ مبارک ہونگے وہ لوگ جو اس نصرت کا خیر مقدم کہنے کو طیار ہونگے ورنہ

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

انجمن مسلمان راجپوتان ہند

نومسلم راجپوتوں میں تبلیغ اور اشاعت اسلام کے کام کے لئے جو تحریک الحکم میں کی گئی تھی ۔ خدا کا شکر ہے ۔ کہ وہ باقاعدہ شروع ہوگئی ہے ۔ گذشتہ سالانہ جلسہ پر اسکا ایک باقاعدہ جلسہ ہو کر ایک انجمن قائم ہوگئی ہے ۔ جس کے سکرٹری چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی مقرر ہوئے اور میر مجلس چوہدری غلام احمد خاں صاحب رئیس کاٹھ گڑھ منتخب ہوئے ۔ اس انجمن نے اپنے ابتدائی جلسہ میں جو اس خاکسار کی تحریک پر ہوا تھا یہ امر قرار پا گیا ہے کہ اس انجمن کا کام اس تحریک کو باقاعدہ نومسلم راجپوتوں میں کرنا ہے ۔ اور نومسلم راجپوتوں میں کام کسطرح کیا جاویگا یہ کلیۃً حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالے کی مرضی اور منشاء پر موقوف ہے ۔ اور اسی لئے اسکے زیادہ مفید اور بابرکت ہونے کا یقین ہے میں انجمن مسلمان راجپوتان ہند کے ممبروں کو یہ خوشی سے اطلاع دیتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ نے نومسلم راجپوتوں میں کام کا سلسلہ شروع کر دیا ہے آپ نے ایک معقول رقم بھیکر ان راجپوتوں میں انکی ہی زبان میں اسلامی ٹریکٹ شائع کرنے کا انتظام کر دیا ہے ۔ اور عنقریب وقت آتا ہے ۔ کہ ایسے ٹریکٹ شائع ہونے شروع ہو جائینگے ۔ روپیہ بھیجدیا گیا ہے ۔ اسکے ساتھ ہی انجمن مسلمان راجپوتانہ ہند کے ممبروں کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس غرض کے لئے موعود فنڈ کو مکمل کرنے کی کوشش کریں ۔ اس قسم کی تمام رقوم حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آنی چاہیں ۔ انجمن راجپوتان ہند کے لئے نہایت ہی خوشی کا مقام ہے ۔ کہ انکی تحریک کا عملی کام اس انسان کے ہاتھ میں ہے ۔ جس کا ہاتھ آج خدا تک پہونچانے کا ذریعہ ہے ۔

قرآن مجید سے مسلمانوں کی بے اعتنائی

مسلمانوں کے تنزل اور انکی تباہی و مصیبت کے اسباب بہت سے ہیں اُن اسباب میں کچھ مادی ہیں اور کچھ روحانی ہر شخص حسب اسباب پہ غور کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی یہ افسوسناک حالت کیوں ہوگئی تو اس کا سبب وہ اپنے مذاق کے مطابق کچھ نہ کچھ مقرر کر لیتا ہی جن لوگوں کی نظر صرف مادیات تک محدود ہے۔ وہ ایسے ہی اسباب قرار دے لیتے ہیں۔ جو مادیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جنہیں روحانیت سے زیادہ تعلق ہے۔ وہ مادیات سے قطع نظر کر کے محض روحانی اسباب کی تلاش کرتے ہیں۔ یہ دونوں گروہ حق بجانب ہیں۔ کیونکہ اپنے اپنے مذاق اور تعلق طبیعت کی بنا پر رائے زنی کرتے ہیں۔ لیکن اصل بات ہے کہ سب سے بڑا سبب مسلمانوں کے تنزل کا یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان اپنی مذہبی الہامی کتاب سے بہت کچھ بے پرواہ ہو گئے ہیں۔ قرآن مجید سے انہوں نے سرد مہری کا برتاؤ شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کی روحانی زندگی کا دار و مدار قرآن مجید پر ہونے کے علاوہ اُنکی مادی زندگی کا بھی بڑا گہرا تعلق اس مقدس الہامی کتاب سے ہے۔

اگر مسلمان قرآن مجید کیطرف رجوع کریں۔ اور غور و توجہ سے اس مقدس کتاب کو پڑھیں اور اسکا مطلب سمجھکر اس کے احکام پر عمل کریں۔ اوامر کی تعمیل اور نواہی سے بچنے کی کوشش کریں۔ تو دعویٰ کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے۔ کہ مسلمانوں کا دین و دنیا دونوں بن جائیں۔ یہ فقرہ یعنے "دین و دنیا دونوں بن جائیں۔ نہایت وسیع المعنی ہے۔ اسکی تشریح و تفصیل کیلئے ہزاروں صفحے بھی کفایت نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں ضرورت نہیں کہ اس قلیل اللفظ و کثیر المعنی بلیغ فقرہ کی زیادہ تشریح کی جائے

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ میری اُمت کی سب سے بڑی عبادت قرآن پڑھنا ہی ایک اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی یہ سمجھے کہ قرآن سے بھی زیادہ بزرگ کوئی اور چیز خدا نے مسلمانوں کو دی ہے۔ تو گویا اس نے قرآن مجید کی ہتک کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن قرآن سے بڑھکر کوئی شفیع نہوگا۔ نہ کوئی فرشتہ نہ پیغمبر وغیرہ۔ ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا ہے کہ جسطرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کے دلکو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ اور یہ زنگ قرآن پڑھنے اور موت کو یاد کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اور حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ میں تمہارے لئے دو واعظ اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہوں اور ہمیشہ تمہیں نصیحت کرتے رہینگے ان میں ایک واعظ گویا ہے۔ اور دوسرا خاموش۔ گویا واعظ تو قرآن ہے۔ اور خاموش واعظ موت ہے۔

مسلمانوں کے لئے واجب ہے۔ کہ قرآن مجید کا ادب کریں۔ اور اسکی عزت و حرمت کریں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میری اُمت میں بہت سے منافق ہونگے۔ جو تلاوت قرآن بہت زیادہ کرتے ہوں۔ لیکن قرآن مجید کی عزت اور ادب کا اُنہیں کچھ پاس و لحاظ نہ ہوگا۔)

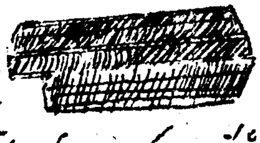
توریت میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندے تجھے شرم نہیں آتی کہ اگر تیرے بھائی کا خط تیرے پاس آئے اور تو راہ میں ہو تو اسی وقت ٹھہر جائیگا۔ اور اطمینان سے بیٹھکر اُس خط کا ایک ایک حرف پڑھے اور اسپر غور کریگا مگر میری اس کتاب کو اس توجہ سے نہیں پڑھتا اور اس کے مطلب پر غور و تامل نہیں کرتا۔ یہ کتاب میرا ایک نامہ ہے۔ جو میں نے اس غرض سے بھیجا ہے کہ اسے غور و تامل کے ساتھ پڑھا جاوے اور اسپر عمل کیا جاوے حسن بصری کا قول ہے کہ جو لوگ ہم سے پہلے تھے وہ قرآن کو حکم نامہ ہی سمجھتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے پاس بھیجا ہے وہ لوگ رات کے وقت سوچتے اور غور کرتے تھے۔ اور اسکا مطلب سمجھتے تھے۔ اور دن کیوقت اسکی ہدایتوں اور حکموں پر عمل کرتے تھے۔ اور تم نے یہ اختیار کر لیا ہے کہ رسمی طور پر طوطے کی طرح قرآن شریف پڑھ لیتے ہو اس کے حروف و اعراب پر تو بہت زور دیتے ہو مگر اسکے حکموں کو تم نے آسان سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ قرآن پڑھنے سے یہی غرض نہیں ہے کہ عبارت پڑھتے چلے گئے۔ بلکہ غرض یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اسکے حکموں پر عمل کیا جائے اور قرآن یاد کرنے کی غرض بھی یہی ہے۔ کہ خدا کے احکام یاد رہیں اور انکی تعمیل کی جائے جو شخص قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اور اسپر توجہ نہیں کرتا۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نوکر کے نام اس کے آقا کا کوئی فرمان پہنچے جس میں اس کے لئے ہدایتیں اور احکام درج ہوں۔ اور وہ نوکر اس فرمان کو نہایت خوش الحانی اور صحت لفظی کے ساتھ پڑھے مگر جو احکام اُس میں درج ہوں انکی مطلق تعمیل نہ کرے۔ ایسی حالت میں بے شبہ وہ سزا کا مستحق ہوگا۔

قرآن شریف کی تلاوت کے لئے چند آداب بھی ہیں۔ جنکی پابندی مسلمانوں کو کرنی چاہیئے انہیں کچھ ظاہری آداب ہیں۔ اور کچھ باطنی۔ ظاہری آداب یہ ہیں۔ کہ چھ باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اول یہ کہ قرآن شریف کو نہایت ادب سے پڑھے اور پڑھنے سے پہلے وضو کرے۔ اور رو بقبلہ ہو کر پڑھے جسطرح نماز میں پڑھتا ہے۔ امیر المومنین حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اس کے لئے ہر ایک حرف کے عوض سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص نماز سے علاوہ با وضو ہو کر قرآن پڑھتا ہے۔ اس کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو بے وضو پڑھتا ہے اس کے لئے دس زیادہ نیکیاں نہیں لکھی جاتیں۔ اور رات کے وقت نماز میں قرآن مجید پڑھنا بہت ہی بہتر ہے۔ کیونکہ دل تمام افکار اور خیالات سے خالی ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ آہستگی و اطمینان کے ساتھ قرآن شریف پڑھنا چاہیئے اور اس کے معنی و مطالب میں غور و خوض کرنا چاہیئے یہ خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کہ کسی طرح جلدی سے ختم کر لوں بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ جلدی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ روزانہ ایک قرآن شریف ختم کر لیں۔ لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تین دن سے کم مدت میں ختم کریگا اسے قرآن کی فقہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ یعنے قرآن شریف

پنجاب بھر کا سب سے بڑا و مشہور کارخانہ ہارمونیم باجے

ہر باجے خوشنما پائدار اعلیٰ پالش شدہ۔ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کیا جاوے قیمت نہایت ہی ارزان

سنگل سردستی ہارمونیم باجہ ۲۴۔ اسٹاپ | ڈبل سر فولڈنگ ہارمونیم باجہ | ہارمونیم سیکھنے کی کتب



مبتدیوں کے لیے

جو نئا لتھین باجہ سیکھنا چاہیں انکو یہی سیکھنا چاہیے اس میں سنگل سر کا ایک سٹ ہوتا ہے قیمت درجہ اول ۲۰ روپیہ درجہ دوم ۱۷ روپیہ



خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤں سے بجائیے خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتھ سے قیمت درجہ اول ۸۰ روپیہ درجہ دوم ۷۰ روپیہ

نوٹ: ہمراہ فرمائش ہر ایک ۵ روپیہ آنے چاہیں نزدیک ریلوے سٹیشن کا نام تحریر فرمائیے

چراغ ہارمونیم ۱۲
رہبر ہارمونیم ۱۲
ہارمونیم اوستاد ۸
تکمیل ہارمونیم حصہ ۴
ہارمونیم و باج بردو ۸
ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ فی حصہ ۱۰
ہارمونیم درستگی کی کتاب ۹
طبلہ سیکھنے کی کتاب ۹
ستار سیکھنے کی کتاب ۵

ملنے کا پتہ
مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

ڈبل سردستی ہارمونیم باجہ ۳ اسٹاپ



آواز نہایت ہی سریلی و بلند اس باجہ میں دو سر نیچے لگے ہوئے ہیں قیمت درجہ اول ۔۔ درجہ دوم ۔۔

تمام درخواستیں و ترسیل زر بنام مینیجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے اسوقت تک پانچ پارے شایع ہو چکے ہیں۔

تفسیر سورہ بقرہ تین روپیہ چار آنہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری لفظوں کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے۔ کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا ہے۔ ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قواے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ پس اس امراض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قواے تناسل انشاء اللہ فوراً دفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیے انشاء اللہ مفید ہے۔ ہمارا کام یہ تھا کہ یکتا دین کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے۔ اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے فی بکس ۱۰

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ وہ اسکو پائیں قیمت چھ ماشہ ۱۰

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۱۰

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴

المشتہر
حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ
بلب گڑھ ضلع دہلی

محب اطفال دوسرا نام اسکاٹس املشن

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانیکے لیے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ کم از کم ہر مہینے میں ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے۔ اور ترجمہ ایسا سعنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کیگئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں ترجمہ اور نوٹ میز

جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے معلومیں دیاہے بچوں کو تندرست کیا ہے اور ایسے واقعہ ہے کہ بچے مزے سے اسکو پیتے ہیں وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے۔ فروخت یہ سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔ اس نشان یعنی ماہی گیر املشن کو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے۔ ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا۔



سکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ لنڈن

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر کے چھپا اور شائع ہوا۔

عمدہ یونانی اور ویدک ادویات

ہندوستانی دواخانہ دہلی کی کافی شہرت ہو چکی ہے۔ اور اس نے قلیل عرصہ میں معتدبہ اعتبار اور وقار حاصل کر لیا ہے نہ صرف عوام بلکہ خواص یہانتک کہ طبیب اسی دواخانہ کی ادویات کو برتتے ہیں۔

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے!

جو ادویات اس دواخانہ میں بنتی ہیں وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں صدہا سال سے انکی خوبیوں کے اظہار کا سلسلہ جاری ہے آج بھی وہ ہر ایک آزمائش پر وہ اپنا اصلی اثر دکھاتی ہیں کیونکہ

ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں اصلی اور پورے اجزا سے

دواسازی کا اس میں پورا اہتمام ہے۔ اصلی اجزا خواہ قیمتی ہوں خواہ سستے پورے ڈالنے پر بھی قیمتیں واجبی لیجاتی ہیں۔ کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اسکی آمدنی طبیہ و شفاخانہ دہلی کو دیجاتی ہے۔

اس دواخانہ میں تمام امراض کی ایک سے ایک اعلیٰ اور مفید دوائیں بنتی ہیں جنکی تعداد پانچسو تک پہنچ گئی ہے۔

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں

اور انہوں نے اپنی اور اپنے زندہ جاوید بزرگوں کی بعض خاص خاص مجرب دوائیں لوجہ اللہ اس دواخانہ کو دی ہیں۔

نوٹ:۔ جن پر اثر اور مفید تر ادویات کے سبب اس دواخانہ کو شہرت خاص حاصل ہوئی ہے۔ وہ صرف اسی دواخانہ سے ملسکتی ہیں کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں ہے

فہرست ادویات مفت!

خط کا پتہ بالکل یہی الفاظ لکھیے:۔ **مینیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی** تار کا پتہ:۔ **میڈی سنز**

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطور کے پڑھنے والوں کے سامنے ایک مفید ایجاد دس ہزار نہیں بیس ہزار نہیں پورے دو لاکھ کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں جس شخص نے ایکدفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا وہ تمام عمر کیلئے روح حیات کا مجسم اشتہار بنگیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور میری بیوپار کی آمدنی ۸۸۳ روپے کی تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جبتک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجرب فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنیئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے۔ کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپنے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی۔ این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ صاحبان روح حیات کو طاقت میں بینظیر مانتے ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر ڈیوڑھے کو دے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے۔ کہ ہر حوادث زمانہ اگر تلوار بھی مار تو بھی پٹ کر بے آب ہو جاوے ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور ملنے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کے لیکچراروں معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری کون سے جو نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لیے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کر زدی اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لیئے روح حیات تریاق کامل تیر بہدف دوائی ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دیوم میں بھی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے چہرہ میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور رطوبات کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کیلیے روح حیات اکسیر حکم رکھتا ہے۔ نامردی ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت رقت ضعف اعصاب ضعف معدہ ضعف دماغ ضعف جگر ذیابیطس اور اختلاج قلب کیلئے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری لاغری بے رونقی زردی چہرہ کے ملنے اگر لے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیکر تو بجائے جلق اثر ہے انکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جپر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنا نا اسی روح کا کام ہے قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (عہ) روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے بیمار روغن دافع سستی ہے یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری دفع دور کر کے معزول طاقت کو بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریضان نامرد کو پورا مرد بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے آٹھ آنہ (للعہ) ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پرایئویٹ شفاخانہ علہ

(انفدر امرتسر … چھپا)